

# Medicine Plants

ادویاتی بوکے

.....

Compiled by

Riaz Masud

riazmasud2k@gmail.com  
**(0333-4215416)**

الله  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ

انساب

کتاب  
ادوبیاتی پودے

اپنے دوست

جناب رفیق اختر  
ناظم زرعی اطلاعات پنجاب

کے نام

ریاض مسعود

# ادویاتی پودوں کی کاشت

## تعارف

ابتداء زمانہ سے انسان اور پودوں کا چوپی دامن کا ساتھ ہے انسان پودوں سے خوارک، لباس اور ایندھن حاصل کرتا رہا ہے۔ بیماری کی صورت میں بھی وہ ان پودوں کو ہی بطور دوا استعمال کرتا تھا یہ حقیقت ہے کہ ایک انسان کی بیماری کا علاج اس مٹی سے اگنے والے پودوں سے بہتر کسی چیز سے نہیں ہو سکتا جس مٹی سے اس کا خمیر اٹھایا گیا ہے۔ صدیوں تک انسانوں کے علاوہ جانوروں کا علاج بھی پودوں ہی سے کیا جاتا رہا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ جیسے سائنس نے ترقی کی تو جہاں اور شعبوں میں تحقیقات ہوئیں وہاں طبی علوم

میں بھی تحقیق کی روشنی میں نئی نئی دریافتیں ہوئیں۔ پودوں سے حاصل شدہ ادویات کی جگہ مصنوعی طریقے سے تیار شدہ مختلف کیمکل کو بطور دوا استعمال کیا جانے لگا تیار شدہ ادویات زور اڑتھیں اس لیے انہوں نے پودوں سے حاصل شدہ قدرتی ادویات کی جگہ لی مختلف اداروں نے ادویات کو مصنوعی طریقے سے تیار کرنے کو بطور ایک کاروبار کے اپنالیا اور یہ کاروبار ایسا بڑھا کہ فطری طریق علاج کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ گوان مصنوعی طریقے سے تیار شدہ ادویات سے مختلف بیماریوں کے علاج میں کافی آسانی ہو گئی لیکن جلد ہی ان ادویات کے مضر اڑات سامنے آنے لگے اور تجربات سے معلوم ہوا کہ ان ادویات کا فائدہ کم نقصان زیادہ ہے اس لئے اب پھر انسان اسی

قدرتی اور فطری طریق علاج کی طرف پلٹ رہا ہے۔ پودوں سے تیار شدہ ادویات کا استعمال روز بروز بڑھ رہا ہے جس سے ان ادویات میں استعمال ہونے والے پودوں کی طلب میں کئی گناہ اضافہ ہو گیا ہے اور نباتاتی ادویات کی خرید و فروخت نے ایک تجارت کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس وقت تقریباً ڈیڑھ سے ڈھائی سو نباتاتی ادویات دنیا کے مختلف فارماکوپیا میں تحقیقی شواہد پر مبنی مجرب اور مستند ادویات کے طور پر درج کی جا چکی ہیں اور مختلف کمپنیوں نے ان کو مغرب خاص طور پر جرمنی، اٹلی، برطانیہ اور امریکہ میں بطور موثر ادویات متعارف کروانا شروع کر دیا ہے۔ اس وقت تک ان نباتاتی ادویات کی خرید و فروخت تقریباً 120 بلین امریکی ڈالر تک جا پہنچی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اس کو ایسی آب و ہوا اور اسکی زمینوں کو ایسی زرخیزی بخشی ہے کہ یہاں ہر قسم کی فصل اگ سکتی ہے۔ پاکستان میں ادویاتی پودوں کی کاشت گو محدود پیانے پر ہو رہی ہے مگر زیادہ تر ان کو جنگلات اور پہاڑی علاقوں سے بطور جڑی بوئیوں کے اکٹھا کیا جاتا ہے۔

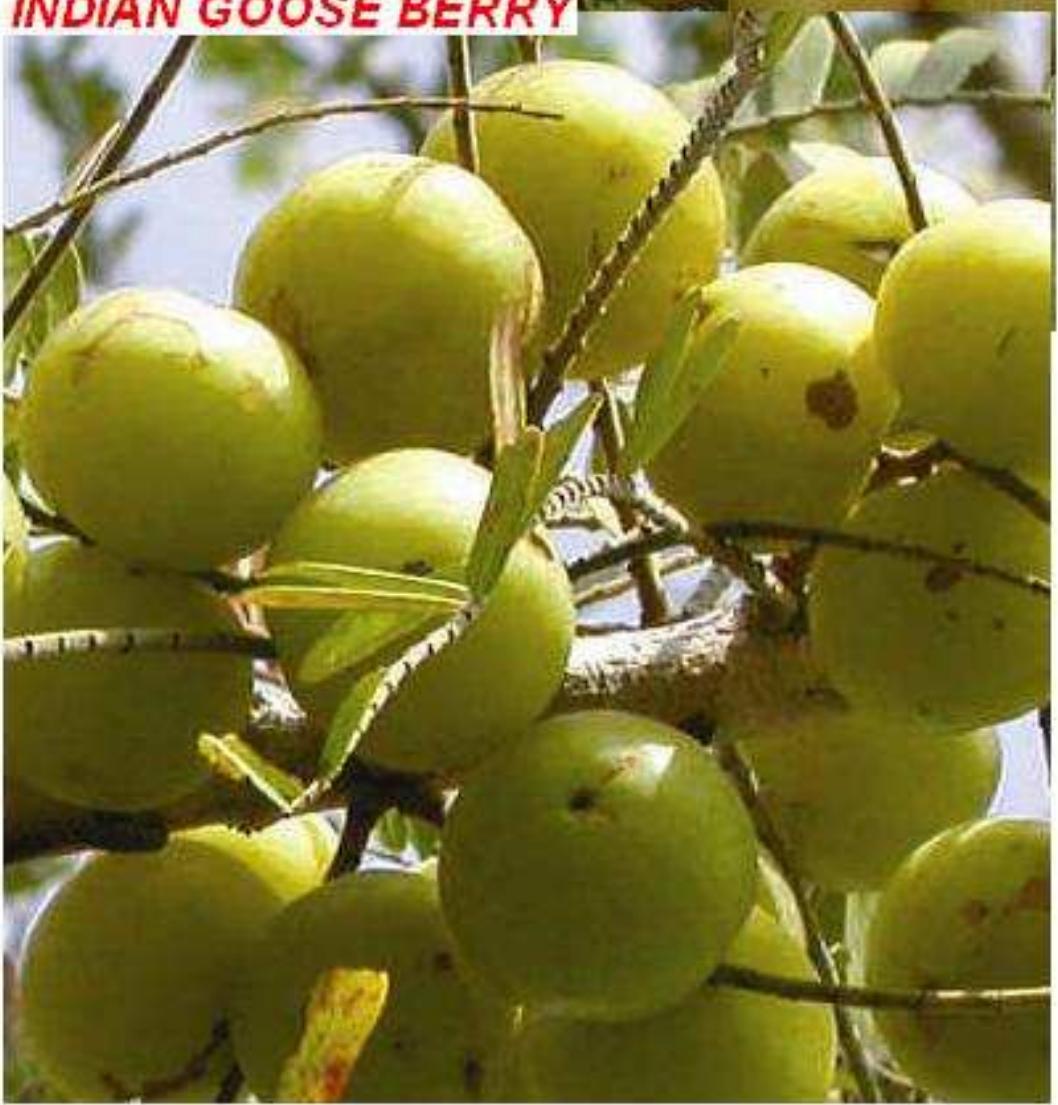
اس وقت جہاں عام فصلوں مثلاً گندم، چاول، مکنی، کپاس اور نیشکر وغیرہ کی پیداوار بڑھانے کی سخت ضرورت ہے ایسی فصلوں کی کاشت کو رواج دینا بھی ضروری ہے جو مقدار کے لحاظ سے تو کم استعمال ہوتی ہے لیکن ان کی اہمیت کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ پاکستان کی ستر فیصد آبادی دیہات میں آباد ہے جن کا زیادہ تر انحصار نباتاتی

ادویات پر ہے بلکہ وہ اپنے جانوروں کا علاج بھی  
انہی ادویاتی پودوں سے کرتے ہیں۔ ان بیاتات کو  
مختلف بیماریوں کے علاج میں بہت مفید پایا گیا  
ہے حتیٰ کہ کئی ایسے پودے دریافت ہو چکے ہیں جو  
شوگر، دل کی بیماریوں، یرقان، السر اور جگر کی کئی  
اہم بیماریوں میں مفید پائے گئے ہیں اور ہزاروں  
لوگ ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ضرورت اس  
امر کی ہے کہ ان ادویاتی پودوں کی کاشت سائنسی  
بنیادوں پر بطور فصل کی جائے۔ تا کہ نہ صرف ان  
کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جاسکے بلکہ ان کی  
کاشت سے کسان کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ  
اضافہ ہو سکے۔ بیاتاتی پودوں کی کاشت کی اہمیت  
کے پیش نظر یہ کتابچہ مرتب کیا گیا ہے جس میں  
مختلف ادویاتی پودوں کو کاشت کرنے کے سائنسی

طریقوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس میں ان پودوں کی کاشت کے لیے زمین کی تیاری، آب و ہوا شرح تھم، کاشت اور برداشت کے ساتھ ساتھ ان کے چیدہ چیدہ طبی خواص و فوائد بھی تحریر کئے گئے ہیں تاہم ان کا بطور دوا استعمال مستند طبیب کے مشورہ سے کیا جائے۔ امید ہے کہ اس کتابچہ سکے مطالعہ سے ہمارے ان کاشتکار بھائیوں کو جو ادویاتی پودوں کی بطور فصل کاشت کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں کچھ رہنمائی مل جائے گی اور وہ ان کو کاشت کر کے نہ صرف ملکی ضرورت کو پورا کر سکیں گے بلکہ ان سے خاطر خواہ آمدنی بھی حاصل کریں گے۔ اس کتابچے کو زیادہ مفید بنانے کے لئے دی گئی ہر تجویز کا دلی خیر مقدم کیا جائے گا۔



**INDIAN GOOSE BERRY**



# آملہ

انگریزی نام Indian Goose Berry:  
نباتاتی نام Phyllan Thus : emblica

تعارف آملہ درمیانے قد کا ایک خوب صورت درخت ہے۔ جس کا پھل گول بیر کی شکل کا ہوتا ہے جس کی چھ پھانکیں ہوتی ہیں۔

## کاش

آملہ کی کاشت کے لیے گرم مرطوب آب ہوا ضروری ہے تاہم یہ نیم گرم مرطوب علاقوں میں بھی کاشت کیا جاسکتا ہے آملہ کا درخت سدا بہار بھی ہے اور بعض حالات میں اس کے پتے گر بھی جاتے ہیں آملہ ہر قسم کی زمین میں کاشت کیا جاسکتا

ہے لیکن ریتیلی میرا اور اچھے نباتاتی مادہ اور نکاس والی زمین اس کے اگانے کے لیے بہتر خیال کی جاتی ہے۔

### افزائش نسل

آملہ کی افزائش نسل مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جاتی ہے۔

#### 1- بذریعہ ٹیج

آملہ ٹیج سے اگا کر بھی لگایا جاتا ہے تاہم ٹیج سے اگا کر لگائے گئے پودوں کا پھل چھوٹا اور ادنیٰ خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔

#### 2- بذریعہ نباتاتی طریقہ

نباتاتی طریقہ سے اگایا ہوا آملہ کا پھل اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ افزائش کے نباتاتی طریقے حسب ذیل ہیں۔

## ا۔ قلم

شاخوں کی 9 ۱/۱۲ انج لمبی قلمیں کافی جاتی ہیں اور کچھ پتے بھی قلم کے ساتھ رہنے دیے جاتے ہیں۔ قلم کا نچلا حصہ آنکھ کے نزدیک سے گول کاٹا جاتا ہے جبکہ اوپر کا حصہ ترچھا کاٹا جاتا ہے جو کہ آنکھ سے ڈیڑھ انج لمبا ہوتا ہے ان قلموں کو گیلی ریت میں لگایا جاتا ہے تاکہ جڑیں پھوٹ آئیں پھر ان قلموں کو ۳/۲ حصہ تک اچھی طرح تیار شدہ زمین میں دبادیا جاتا ہے۔

## ب۔ بغل گیر پوند

ثیج سے اگائے گئے ایک یا ڈیڑھ سالہ پودوں کو فروری مارچ یا جولائی اگست میں گملوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ تبدیل کرنے کے ۱۵ یا ۲۰ دن بعد ان گملوں والے پودوں کو مطلوبہ پوندی درخت

کی یکساں موٹائی والی شاخ کے ساتھ یعنی سائیں اور شاک کا 1/8 انج گہر اور تقریباً دو انج لمبا چھلکا اتار کر باندھ دیا جاتا ہے جوڑ پر پولی ٹھیں کا غذا چھپی طرح باندھ دیا جاتا ہے۔ 2 تا 3 ماہ بعد جوڑ سے نیچے سائیں کو کاٹ کر پودا علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ اس دوران گملوں کو روزانہ دو دفعہ پانی دینا بہت ضروری ہے۔

### ج۔ ٹی بڈنگ

فروری مارچ یا اگست ستمبر میں آ ملے کے پودے بذریعہ ٹی بڈنگ پیوند کئے جاسکتے ہیں۔ پرانے تجھی پودوں کو بذریعہ ٹی بڈنگ پیوند کر کے اعلیٰ قسم کا پھل حاصل کیا جا سکتا ہے اس مقصد کے لئے مارچ کے مہینہ میں پودے کو چار فٹ بلندی سے کاٹ دیا جاتا ہے اور جو شنگوں نے نکلیں ان میں موزوں شاخوں کو اگست ستمبر میں پیوند کر دیا جاتا ہے۔

## پودے لگانا

پودے موسم بہار یعنی فروری مارچ یا ستمبر اکتوبر میں لگائے جاتے ہیں۔ داغ بیل کرنے کے بعد نشانوں پر 3 فٹ گہرے گڑھے کھو دے جاتے ہیں۔ گڑھوں کو 20 تا 25 دن کھلار کھنے کے بعد اوپر والی مٹی، بھل اور گوبر کی گلی سڑی کھاد برابر مقدار میں ملا کر بھر دیا جاتا ہے پھر پانی لگایا جاتا ہے تا کہ گڑھے کی مٹی بیٹھ جائے۔ وتر آنے پر پودا لگا دیا جاتا ہے پودے سے پودے کا فاصلہ 30 فٹ موزوں خیال کیا جاتا ہے۔

## آپاشی

نئے پودوں کو ایک ہفتہ بعد آپاشی کی جائے۔ پھول آنے کے موسم میں آپاشی کم کی جائے۔ پھل بن جانے کے بعد یعنی گرم خشک موسم میں ہفتہ وار پانی دیا جائے سردیوں میں تقریباً ایک ماہ بعد آپاشی مناسب خیال کی جاتی ہے۔

## کھاد

مناسب پیداوار حاصل کرنے کے لیے پودوں کو کھاد دینا انتہائی ضروری عمل ہے اس لئے ہر جوان پودے کو دسمبر جنوری میں 80 کلوگرام کھاد گو برداری جائے۔ کیمیائی کھادیں یعنی نصف خوراک نائٹرو جن اور تمام مقدار فاسفورس و پوٹاش پھول آنے سے دو ہفتے پہلے یعنی مارچ میں دی جائے جبکہ باقی نصف مقدار نائٹرو جن پھل بن جانے کے بعد ماہ مئی میں دی جائے۔ کیمیائی کھاد درج ذیل مقدار میں دی جائے۔ 2 سے 3 کلوگرام یوریا 3 کلوگرام سنگل سپر فسفیٹ اور 2 کلوگرام پوٹاشیم سلفیٹ اور پر بیان کردہ اوقات میں ڈالی جائے

## پیداوار

پاکستان میں آملے کا درخت ماہ اپریل مئی میں  
پھول نکالتا ہے اور چھل موسم سرما میں ماہ نومبر سے  
جنوری تک پکتا رہتا ہے۔ آملے کا ایک پودا  
تقریباً 40 سے 60 کلوگرام چھل دیتا ہے۔

## خواص

آملہ کے سوگرام قابل خوردنی حصہ میں 81.8  
فیصد پانی، 0.5 فیصد پروٹین، 0.1 فیصد چکنائی،  
0.5 فیصد معدنیات، 3.4 فیصد ریشہ اور 13.7  
فیصد نشاستہ ہوتا ہے۔ اس کے چھل میں کیلیشیم،  
فاسفورس، آئرن، کیروٹین، تھیامین،  
ریبوفلاوین، ہائین اور وٹامن سی خاصی مقدار  
میں پایا جاتا ہے۔

## فوائد و استعمال

- 1- طبی نقطہ نظر سے آملہ کا پھل بہت اہمیت کا حامل ہے اس کے پھل میں وٹامن سی و افر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ وٹامن سی کی بہتات رکھنے کی وجہ سے آملہ ذیا بیٹس پر قابو پانے میں بہت موثر ہے۔
- 2- آملہ کے پھل کا مر بہ دل و دماغ اور بصارت کے لئے بہت مفید ہے۔
- 3- آملہ اسہال اور چپس کے روکنے میں موثر خیال کیا جاتا ہے۔
- 4- آملہ ایک موثر ٹائک ہے یہ بالوں کی نشوونما میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی قدرتی رنگت کو بھی برقرار رکھتا ہے۔
- 5- آملہ سانس کی بیماریوں مثلاً دمہ، بران کا ٹس وغیرہ کا موثر علاج ہے۔



**HEN BANE**



# اجوان خراسانی

**Hen bane**

انگریزی نام

**Hyoscyamus niger**

نباتاتی نام

تعارف

یہ پودا خودرو حالت میں کشمیر اور سوات میں بکثرت پایا جاتا۔ نباتاتی تقسیم کے لحاظ سے اس کا تعلق ٹماٹر والے خاندان سے ہے۔ اس کے پتے اور غنچوں میں مہلک اجزا پائے جاتے ہیں۔ جنہیں (Alkaloids) کہتے ہیں۔ اجوان خراسانی کی کامیاب کاشت کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

## زمین اور آب و ہوا

زرخیز اور آب پاش علاقوں میں اس کی کاشت کامیابی سے کی جاسکتی ہے۔ ریتیلی، سیم زدہ اور تھور والی زمین اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ پہاڑی علاقوں میں بھی اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ یہ موسم سرما کی فصل ہے یعنی اس کی بڑھوتری کے لیے ٹھنڈے موسم کی ضرورت ہے اور فصل پکتے وقت گرم موسم درکار ہوتا ہے۔

## زمین کی تیاری اور کھاد

زمین کو اچھی طرح تیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ چار پانچ مرتبہ بل و سہاگہ چلا یا جائے تاکہ مٹی اچھی طرح باریک اور بھر بھری ہو جائے اگر زمین اوپنجی نیچی ہو تو اس کو ہموار کرنا بھی ضروری ہے اس کے بعد فصل بونے سے پندرہ بیس دن پہلے فی ایکڑ

دس بارہ گلڈے کھاد گو بر جو کہ اچھی طرح گلی سڑی  
ہو کھیت میں بکھیر کر ہل چلانا چاہیے تاکہ کھاد زمین  
میں اچھی طرح مل جائے بعد میں سہاگہ پھیر دیا  
جائے پھر راؤنی کر کے دو دفعہ ہل و سہاگہ چلا یا  
جائے۔

### شرح تختم

اڑھائی سے تین کلو بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے اس کا بیج  
خشناش کے دانے سے تقریباً تین گناہ بڑا ہوتا ہے۔

### طریقہ کاشت

اجوان خراسانی کی کاشت خشک اور وتر دونوں  
طریقوں سے ہو سکتی ہے خشک بجائی کی صورت  
میں ڈیڑھ، ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنائی  
جاتی ہیں اور ان کے اوپر ایک فٹ کے فاصلے پر بیج  
کی چٹکیاں لگائی جاتی ہیں۔ بیج چونکہ بہت چھوٹے

سائز کا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اس کو مٹی میں ملا کر استعمال کیا جائے تو بچ کم مقدار میں استعمال ہو گا۔ اس طریقہ بجائی میں بچ بونے کے فوراً بعد کھیت کو پانی دے دیا جاتا ہے۔ پانی اتنی مقدار میں دیا جائے کہ صرف اس کی نبی کھیلیوں کے اوپر تک آسانی پہنچ جائے اور پانی کھیلیوں کے اوپر نہ چڑھے کیونکہ اس سے زمین کی سطح پر کر ٹڈ بن جانے سے بچ آگ نہیں سکتا۔

دوسری طریقہ وتر میں کاشت کرنے کا ہے۔ اس میں زمین کو پانی دینے کے بعد جب وتر آ جائے تو ہل و سہاگہ چلا کر زمین کو تیار کر لیا جاتا ہے اور پھر ڈیڑھفت کے فاصلے پر کاٹن ڈرل یا پینڈ ڈرل سے اس کی بجائی کر لی جاتی ہے۔ بجائی کرتے وقت دیکھ لینا چاہئے کہ زمین میں نبی کافی مقدار میں موجود

ہے تج زمین میں آدھ یا پون انج سے زیادہ گھرا  
نہیں جانا چاہئے تج زیادہ گھرا بونے کی صورت  
میں اس کا اگا و کمزور رہے گا۔ دس بارہ روز کے بعد  
اگا و مکمل ہو جاتا ہے۔

### وقت کاشت

اس کی بجائی ماہ ستمبر کے آخر یا اکتوبر کے پہلے  
دو ہفتوں میں کر دینی چاہئے۔ جوں جوں بجائی  
میں دیر ہوگی اسی حساب سے پیداوار کم رہے گی۔

### چھدرائی کرنا

جب پودے تین یا چار انج اونچے ہو جائیں تو ان  
کی چھدرائی کر دینی چاہئے۔ چھدرائی اس طرح  
کرنی چاہئے کہ پودوں کا باہمی فاصلہ تقریباً چھانج  
رہے جب پودے چار یا پانچ انج کے ہو جائیں تو  
پھر دوبارہ ان کی چھدرائی کر دینی چاہئے اور

پودے کا درمیانی فاصلہ ایک فٹ تک رکھا جائے  
۔ زرخیز زمین میں پودے سے پودے کا فاصلہ بارہ  
ارچ ضروری ہے۔

نلائی

دو دفعہ نلائی کر دینی چاہیے تاکہ جڑی بوٹیاں نہ  
برٹھنے پائیں۔

برداشت

مارچ کے آخر یا اپریل میں فصل پک کر تیار ہو جاتی  
ہے اور اس کو برداشت کر لیا جاتا ہے۔ پودے کی  
کٹائی آہستہ آہستہ کرنی چاہیے تاکہ اس کے  
ڈوڈے جو کہ بیج سے بھرے ہوتے ہیں اور ان کے  
منہ پر ایک ڈھیلا ساڑھکنا ہوتا ہے ٹوٹ نہ جائے۔  
ڈوڈہ ٹوٹ جانے کی صورت میں اس کا سارا بیج  
زمین پر گر جاتا ہے بیج چھوٹا ہونے کی وجہ سے اکٹھا  
کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

## پیداوار

اس کے بیج کی پیداوار تین سے چار سو کلوگرام فی  
ائیکڑ ہے۔

## فائدے

☆ اس کے بیج دماغی بیماریوں، اپانج پن، پرانی  
کھانی، دمہ اور بچکی وغیرہ میں کثرت سے استعمال  
ہوتے ہیں۔

☆ اس کے پتوں سے شنکر بھی تیار کیا جاتا ہے  
۔☆ دانت کے کھو کھلے حصے میں اس کا سفوف  
بھر دیں تو درد سے آرام آ جاتا ہے۔

☆ بیٹ میں کیڑے، دردگردہ اور بدہضمی کی بیماریوں  
کے لئے مفید ہے۔

☆ کان کے درد کو تسلیم دیتی ہے۔

☆ جسم کے کسی بھی حصہ سے خون کے بہنے کو روکتی  
ہے۔

☆ بلغمی کھانی کے لئے مفید ہے۔

☆ جوشاندے کی گلی دانت کے درد کے لیے مفید ہے۔

☆ منہ سے خون آتا ہو تو خشناش کے ہمراہ مفید ہے۔

### احتیاط

اجوان خراسانی زیادہ مقدار میں نہیں کھانی چاہیے۔

زیادہ کھانے سے جنونی کیفیت کی علامات پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسی علامات کا فوراً اعلان کیا جانا چاہیے۔

مریض کو قے کرو اکر معدہ صاف کر دینا چاہیے یا

مریض کو فوراً قریبی ہسپتال لے جانا چاہیے۔

اور بعد ازاں گائے یا بکری کا دودھ استعمال کرانا

چاہیے۔



# اجوان دلیسی

Bishop sweed

انگریزی نام

Carum copticam

باتاتی نام

## تعارف

دلیسی اجوان کا پودا اڑھائی سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے اس کے نیچے بطور مصالحہ استعمال ہوتے ہیں اور بطور دوائی بھی بکثرت استعمال میں لائے جاتے ہیں اس لحاظ سے یہ ایک بہت ہی کارآمد پودا ہے۔ یہ پودا ایک خاص قسم کی خوشبو بھی دیتا ہے پاکستان میں بہت سے غریب زمیندار اپنی بہت سی بیکاریوں کا علاج سونف اور اجوان سے کرتے ہیں اس لیے وہ اپنی گھر میں ضروریات کے لیے سونف اور اجوان کے چھوٹے چھوٹے پلاٹ یا اپنے

کھیتوں کی وٹوں پر حسب ضرورت لگایتے ہیں۔ دیسی اجوان اتنی مفید چیز ہے کہ اس کی کاشت کی طرف ہمارے زمینداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے تاکہ ملکی ضروریات پوری ہو سکیں۔ مندرجہ ذیل طریقہ سے اس کی کامیاب فصل لی جاتی ہے۔

زمین و آب و ہوا  
زرخیز اور ملکی زرخیز زمینوں میں جہاں پانی دستیاب ہو اس کی کاشت کامیابی سے کی جاسکتی ہے۔  
بارانی اور کلراٹھی زمینوں میں یہ پودا کامیاب نہیں ہوتا۔ پاکستان میں تقریباً ہر جگہ اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

زمین کی تیاری  
تین چار مرتبہ بیل چلا گئیں اور ہر مرتبہ سہا گہ پھیریں

تاکہ زمین باریک ہو جائے۔ مٹی کے ڈھیلے ہوں تو  
پانی دے کر ڈھیلوں کو باریک کر لینا چاہیے  
۔ اونچی پیچی زمین کو ہموار کر لیا جائے تو بہتر ہے  
تاکہ ساری فصل کو یکساں مقدار میں پانی دیا جاسکے  
ورنہ فصل کہیں سے اچھی اور کہیں سے کمزور ہو گی  
اس کے علاوہ زمین میں پانچ چھ گذے کھاد گو بر جو  
کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو زمین میں یکساں  
مقدار میں ملادیئی چاہئے اس سے اچھے نتائج نکلتے  
ہیں۔

### شرح تختم

تین سے ساڑھے تین کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی  
ہوتا ہے۔

### وقت کاشت

وسط اکتوبر اس کی کاشت کے لیے موقود ترین  
وقت ہے۔

## طریقہ کاشت

اس کی کاشت کے دو طریقے ہیں۔

☆ اچھے وتر میں بیج کا چھٹا دے دیا جاتا ہے اور بعد میں تر پھالی یا بارہیرو پھیر کر بیج کو زمین میں ملا دیا جاتا ہے اور ہلکا سہاگہ بھی دے دیا جاتا ہے۔ دس بارہ دن میں اگا و مکمل ہو جاتا ہے۔

☆ اس طریقہ میں ڈیڑھفت کے فاصلہ پر کھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور ان کے سروں پر پانچ چھائی کے فاصلہ پر بیج کے چوکے لگائے جاتے ہیں۔

## آب پاشی

کھیلیوں پر چونکہ خشک بجائی کی جاتی ہے اس لئے بجائی کے فوراً بعد پانی دے دینا چاہئے۔ پانی دیتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ پانی کی نمی کھیلیوں پر بوئے ہوئے بیجوں تک پہنچ سکے۔ اتنا زیادہ پانی نہ

دیا جائے کہ کھیلیاں اس میں ڈوب جائیں پانی  
میں ڈوبی ہوئی کھیلیوں پر بیچ آگ نہیں سکے گا کیونکہ  
بھیگی ہوئی زمین سوکھ کر سخت ہو جاتی ہے اور بیچ  
پھوٹ کر باہر نہیں آ سکتا۔ ایک ہفتہ کے وقفہ سے  
دوسری پانی دیں تاکہ بیچ کا اگا و مکمل ہو سکے۔ جب  
بیچ مکمل طور پر آگ آئیں تو پھر دو ہفتہ کے وقفہ سے  
پانی دیں اگر بجائی وتر میں کی گئی ہو تو پہلا پانی پندرہ  
میں دن بعد دیں تاکہ اس عرصہ میں پودوں کی  
جزیں اچھی طرح جنم جائیں اس کے بعد پندرہ میں  
دن کے وقفہ سے پانی دیتے رہیں۔

چھدرائی

جب پودے تین چار انج کے ہو جائیں تو ان کی  
چھدرائی کر دینی چاہیے اور ایک جگہ پر صرف ایک ہی

پودار ہنے دینا چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح پھل پھول سکے۔ پودے سے پودے کا فاصلہ پانچ اونچ برقرار رکھنا چاہیے۔

نلائی کرنا  
دورانِ فصل دو تین دفعہ نلائی کر دی جائے تاکہ جڑی بوٹیاں زور نہ پکڑ سکیں۔

برداشت  
اپریل میں فصل کپک جاتی ہے اور اس کی کٹائی کر لی جاتی ہے۔ فصل کو زیادہ نہیں پکنے دینا چاہیے کیونکہ اس سے بیج خراب ہو جاتے ہیں اور منڈی میں کم قیمت ملتی ہے۔

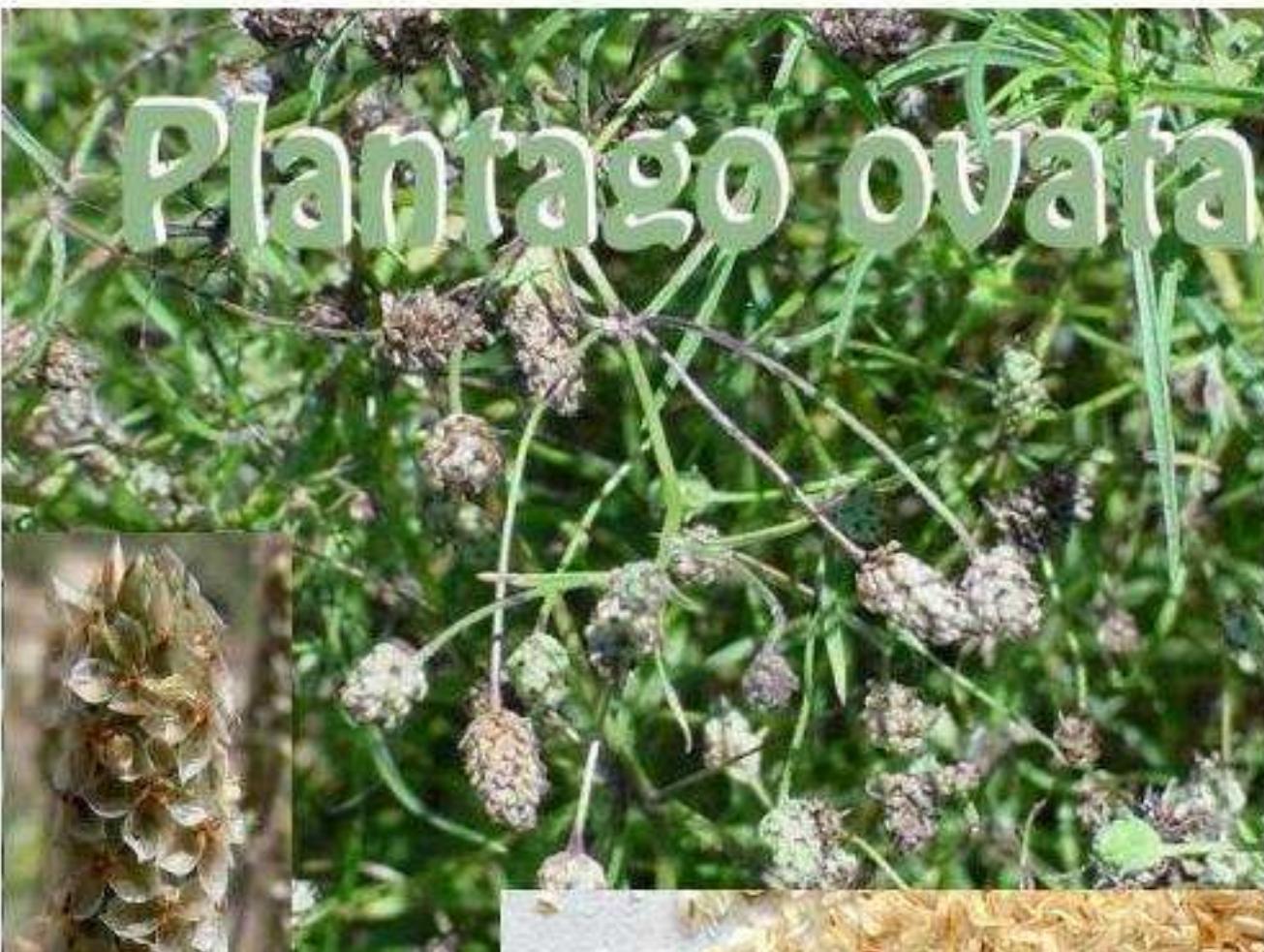
## خواص

اجوان کے نیجوں میں 7.4 فیصد رطوبت، 17.1 فیصد پروٹین، 21.8 فیصد چکنائی، 24.6 فیصد نشاستہ اور 21.2 فیصد ریثہ ہوتا ہے۔ اس کے حیاتیں اور معدنی اجزاء میں کمپلیشم، فاسفورس، آئرلن، کروٹین، تھایا میں، رپیوفلاویں اور نیاسین شامل ہیں۔

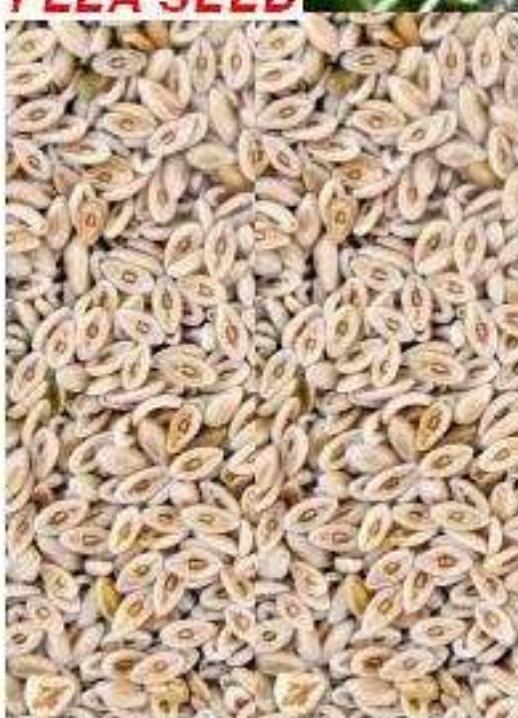
## فائدے

- ☆ اس کے بیچ اچار وغیرہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔
- ☆ رتھ کی درد کے لئے مفید ہے
- ☆ ہاضمہ کے لیے بڑی مفید ہے۔
- ☆ بیچ دوسری دوائیوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں

- ☆ بھوک بڑھاتی ہے۔
- ☆ فساد بلغم اور اپھارا کے لیے مفید ہے۔
- ☆ پھری توڑتی ہے۔
- ☆ بعض زہروں کے لیے تریاق ہے۔
- ☆ شہد کے ہمراہ تمام اعضاء کے درد اور ورم کے لیے مفید ہے۔
- ☆ پرانے بخاروں میں بکثرت استعمال ہوتی ہے۔
- ☆ کالی کھانسی میں مفید ہے۔
- ☆ اجوائیں نزلہ و زکام کا موثر علاج ہے۔ کوئی ہوئے اجوائیں کے بیچ کپڑے میں باندھ کر سوٹنے سے بند ناک کھل جاتی ہے۔



**FLEA SEED**



# اسبغول

Flea seed

انگریزی نام

Platigo ovata

نباتاتی نام

تعارف

اسبغول کا پودا فٹ، سو افٹ اونچا ہوتا ہے یہ ایک  
جھاڑی نما پودا ہے جس سے کافی شاخیں نکلتی ہیں  
شاخ کے سرے پر ایک سڑہ نکلتا ہے جس میں ٹچ  
بنتے ہیں اس بغول کے ٹچ بہت سی بیماریوں میں  
استعمال کئے جاتے ہیں۔ ٹچ کے اوپر کا خول  
لعاد دار مادہ سے بھرے ہوئے خانوں سے بنایا ہوا  
ہوتا ہے۔ ٹچ کے چھلکے کو علیحدہ کر کے بھی استعمال  
میں لایا جاسکتا ہے۔ جسے اس بغول کا سوت یا چھلکا

کہتے ہیں۔ اس کے بیچ میں تیل دار یا لیبو میں  
فصل (Albumin) ہوتا ہے اس کی کامیاب  
کے لیے مندرجہ ذیل باتیں ذہن نشین کر لینی  
چاہئیں۔

**زمین و آب و ہوا**  
ہلکی زمین میں اور گرم مرطوب آب و ہوا میں اس  
کی کاشت کی جاسکتی ہے نیز چونکہ اس کو کم پانی کی  
ضرورت ہوتی ہے اس لیے بارانی اور کم آب پاشی  
والے علاقوں میں بھی کاشت کی جاسکتی ہے۔

**زمین کی تیاری**  
تین چار دفعہ ہل چلا میں اور سہا گہ پھیر کر زمین  
باریک کر لیں۔ زمین تیار کرتے وقت پانچ چھ  
گلڑے گوبر کی فی ایکڑ کھاد بشرطیکہ گلی سڑی ہو  
زمین میں ملا دیں تو بہتر نتائج نکلتے ہیں۔

## شرح تختم

دو سے اڑھائی کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## موسم کاشت

ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ دیر سے بوئی ہوئی فصل کمزور رہتی ہے۔ لہنڈ پیداوار کم ہوتی ہے۔

## بوئے کا طریقہ

وتر زمین میں چھٹا دے کر اس کی کاشت کی جاسکتی ہے وہ اس طرح کہ تیار شدہ زمین میں چھٹا دے کر بل چلا دیا جائے اور اوپر سے ہلکا سہاگہ پھیر دیا جائے۔ بیج زیادہ گہرا جانے کی صورت میں پوری طرح نہیں آگتا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کھیلیوں پر اس کی کاشت کی جائے۔ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ

پر کھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور ان کے سروں پر لکڑی سے لائی کھینچ کر اس میں بیچ گرا دیا جاتا ہے اور مٹی کی بلکل آسی تہہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اس کے بعد پانی لگایا جائے۔ آٹھ دس دن میں اگا و مکمل ہو جاتا

ہے۔

آب پاشی

بارانی فصل ہے اس لیے بغیر آب پاشی کے ہو جاتی ہے صرف بجائی کے وقت اچھا وتر ہونا ضروری ہے۔ گندم کی نسبت تقریباً دو گناہتر زمین میں موجود ہو تو بہتر ہے ورنہ اس کا اگا و مکروہ رہے گا۔ جن علاقوں میں پانی وافر ہو وہاں اس فصل کو اگر ایک دوپانی دے دیئے جائیں تو مفید ثابت ہوتے ہیں۔

## چھدرائی کرنا

جب پودے تین چار انج کے ہو جائیں تو ان کی  
چھدرائی کر دینی چاہئے اور پودے سے پودے کا  
فاصلہ تین چار انج رکھنا چاہئے تاکہ پودوں کو زیادہ  
چیخ لگ سکیں۔

## نلائی کرنا

پورے موسم میں اگر دو دفعہ فصل کی نلائی کر دی جائے  
تو مفید ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جڑی بوٹیاں تلف  
ہو جاتی ہیں زیادہ جڑی بوٹیوں کے علاقے میں اگر  
زیادہ دفعہ نلائی کر دی جائے تو اور بھی مفید ہے۔

## برداشت

ماہ جنوری میں پھول نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور  
ماہ اپریل میں سے پکنے پر کاٹ لیے جاتے ہیں  
۔ سے اگر صبح کے وقت کاٹے جائیں تو اچھا ہے

کیونکہ بیج کم گرتے ہیں۔ اس لیے کہ اس وقت ہوا میں مقابلتاً نمی زیادہ ہوتی ہے سٹوں کو کاٹ کر کچھ دن خشک کرنے کے لئے چادروں پر پھیلا دیا جاتا ہے اور پھر انہیں جھاڑ کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔

### پیداوار

200 سے 250 کلوگرام فی ایکڑ پیداوار ہوتی ہے لیکن اگر کمی ہوئی فصل کے موقعہ پر بارش ہو جائے تو فصل کا کافی نقصان ہو جاتا ہے۔

### خواص

اس بیغول کے بیجوں میں متعدد امینو ایسٹ ہوتے ہیں جن میں ویلائیں، گلائیں، گلوٹامیک ایسٹ، لاٹی سین، لیوسائیں اہم ہیں اس کے علاوہ اس بیغول کے بیجوں میں پایا جانے والا تیل 50 فیصد لائنو ایک ایسٹ پر مشتمل ہوتا ہے جو شریانوں کو سکڑنے اور تنگ ہونے سے روکتا ہے اور کولیسٹرول کو کم کرتا ہے۔

## فائدے

- ☆ اس کے بچوں کی تاثیر بخندی ہوتی ہے۔ تشنگی، گرمی کے بخار کے لیے بہت مفید ہے۔
- ☆ اس کے بچ پچش اور گردے کی بیماریوں کے علاج کے کام آتے ہیں۔
- ☆ اس بغوں کا چھلکا بچوں کے بگڑے ہوئے دستوں کے لیے جن کا کافی علاج کرایا گیا ہو مگر آرام نہ آتا ہو بہت شافی ہے۔
- ☆ اس کے جوشاندہ کی گلی کرنا منہ کے جوش اور ورموں کے لیے مفید ہے۔
- ☆ اس کا چھلکا زیادہ تر آنتوں کے زخم اور پچش میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ اس بغل معدے کے السر کے لیے انتہائی موثر ہے  
- اس کے بیجوں میں پائی جانے والی گوند معدے اور  
انتڑیوں کی دیواروں پر تھہ جمادیتی ہے جس سے  
السر کی وجہ سے زخم بھر جاتا ہے اور درد میں بھی افاقت  
ہو جاتا ہے۔

☆ اس بغل کے بیچ بواسیر کا انتہائی موثر علاج ہیں اور  
قبض کو دور کرتے ہیں۔

☆☆☆



**PSORALEA - BABCHI**

# باقچی

Psoralea

انگریزی نام

Psoralea corylifolia

باتاتی نام

تعارف

یہ ایک قیمتی ادویاتی، جھاڑی نما، سدا بہار پودا ہے جو کہ چار سے چھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کی کئی شاخیں نکلتی ہیں۔ ہر شاخ پر گھنے کی شکل میں بیج لگتا ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ پودا لمبے قد کا ہوتا ہے پودے کا تنا اور شاخیں کافی سخت ہوتی ہیں اس لیے اس کے گرنے کا بہت کم امکان ہے۔ پودے کو اگر دسمبر کے مہینہ میں سات آٹھ اجیز میں سے اونچا کاٹ دیا جائے تو پودے کی جڑیں دوبارہ بچوٹ آتی ہیں۔ اس طرح اس کی موئی ڈھنی فصل بھی

لی جاسکتی ہے لیکن اس کی پیداوار یوئی ہوئی فصل  
کے مقابلہ میں کم ہوگی۔

### زمین اور آب ہوا

زرخیز زمین جہاں آپاٹشی کے لیے پانی وافر مقدار  
میں موجود ہواں کی کاشت کے لیے موزوں ہے  
ہلکی ریتیلی اور کلراٹھی زمینیں اس کی کاشت کے لیے  
بالکل موزوں نہیں ہیں۔ چونکہ پودے کی پانی کی  
ضروریات کافی ہیں اس لیے بارانی علاقوں میں  
اس کی کاشت سو دمند نہیں رہتی۔ گرم مرطوب آب  
و ہوا اسکی نشوونما کے لیے نہایت مناسب ہے۔

### تیاری زمین

پانچ چھ مرتبہ ہل چلا کر اور سہاگہ پھیر کر مٹی کو  
باریک کر لینا چاہیے۔ اوپھی نیچی زمین کو ہموار کرنا  
بھی ضروری ہے تاکہ ساری فصل کو یکساں مقدار

میں پانی دیا جاسکے ورنہ اونچی جگہوں پر اول تو  
پودے اگ نہیں سکیں گے کیونکہ وہاں پانی پہنچ نہیں  
سکے گا اگر کوئی پودا اگ بھی آیا تو اس کی مناسب  
نشوونما نہیں ہو سکے گی۔ زمین کو تیار کرتے وقت  
اس میں فی ایکڑ آٹھ یا دس گذے گو بر کی گلی سڑی  
کھاد ایک جیسی مقدار میں سارے کھیت میں  
بکھیر دی جائے اور پھر بل چلا کر اچھی طرح زمین  
میں ملا دیا جائے۔ کھاد اگر گلی سڑی نہ ہو تو فصل کو  
کیڑا لگنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے کوشش کرنی  
چاہیے کہ جتنی گلی سڑی کھاد مل سکے حاصل کی جائے  
۔ بجائی کے وقت اگر ایک بوری یور یا اور ایک بوری  
ٹرپل فاسفیٹ ڈال دی جائے تو اچھے نتائج نکلتے

ہیں۔

## شرح تختم

چار پانچ کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

### وقت کاشت

مارچ کا مہینہ اس کی کاشت کے لیے نہایت موزوں ہے۔ ویسے اپریل میں بھی اس کی بجائی کی جاسکتی ہے۔

### طریقہ کاشت

اس کی کاشت دو طرح سے ہو سکتی ہے۔

☆ ڈیڑھ ڈیڑھفت کے فاصلے پر کھیلیاں بنائی جائیں اور ان کے اوپر نو انج کے فاصلے سے بیج کے چوکے لگائیں۔

☆ وتر زمین میں ہموار سطح پر لائنوں میں بھی اس کی بجائی کی جاسکتی اس صورت میں زمین میں کافی نہیں موجود ہونی چاہیے۔ دس بارہ روز میں اس کا اگا و مکمل ہو جاتا ہے۔

## آب پاشی

کھلیوں پر بجائی کی صورت میں بجائی کے فوراً  
بعد پانی دینا چاہئے پانی اتنی مقدار میں دیا جائے  
کہ اس کی نمی بیجوں تک پہنچ جائے اتنا زیادہ پانی  
نہیں دینا چاہئے کہ کھلیاں پانی میں ڈوب  
جائیں اس صورت میں بیج کا اگاؤ نہیں ہو گا  
کیونکہ سطح زمین پر سخت کر مٹ بن جاتا ہے اگر بجائی  
ہموار زمین پر اچھے وتر میں کی گئی ہو تو پندرہ بیس  
روز تک پانی نہیں دینا چاہیے تا کہ پودے کی  
جزیں نرم زمین میں مضبوط ہو سکیں۔ پندرہ بیس  
دن بعد پہلا پانی دیں۔ بعد میں دو ہفتے کے وقفے  
سے پانی دیتے رہیں تو فصل کی نشوونما تسلی بخش  
طور پر جاری رہے گی۔

## چھدرائی

جب پودے تین چار انج کے ہو جائیں تو ان کی  
چھدرائی کر دینی چاہیے پودوں کے درمیان آٹھ نو  
انچ کا فاصلہ رہنا چاہیے تاکہ پودوں کی نشوونما کے  
لیے مناسب جگہ مل سکے۔

## نلائی کرنا

دوران فصل دو تین مرتبہ نلائی کرنی چاہیے تاکہ  
جزی بوئیوں کی تلفی ہو سکے۔

## برداشت

اس کے بیچ مختلف اوقات میں پکتے ہیں اور ان کی  
چنانی جولائی کے مہینہ سے شروع ہو کر آخر نومبر تک  
جاری رہتی ہے۔ بعد ازاں اگر فصل موئی ہمی رکھنا  
مقصود ہو تو پودوں کو سات یا آٹھ انج سطح زمین سے  
اوپر کاٹ دینا چاہیے باقی ماندہ پودا دوبارہ پھوٹ  
آتا ہے جس سے موئی ہمی فصل لی جاسکتی ہے۔

## پیداوار

اس کی پیداوار اچھی زمین سے 500 کلوگرام فی ایکڑ تک لی جاسکتی ہے۔

## فائائد

☆ اس کے چچ خوبصورتیل بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔

☆ اس کے بیجوں کا پاؤڈر کوڑھ کی بیماری کے لیے بہت مفید ہے۔

☆ اس کے بیجوں سے نکالا ہوا تیل مختلف بیماریوں میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ اس کے چچ سانپ کے کاشنے، بچھو کے کاشنے اور جلدی بیماریوں میں کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔

☆ خون کی صفائی میں مفید ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو

مارتی ہے۔

☆ بیرونی طور پر برص (چہرے کے سفید داغ) پر اس کا سفوف مکھن میں ملا کر لیپ کرتے ہیں  
☆ مصفعی خون ہونے کی وجہ سے امراض فساد خون جذام، برص اور بواسیر وغیرہ میں تلوں یا کالی مرچ کے ہمراہ سفوف کی شکل میں نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

احتیاط

کسی تجربہ کار حکیم کی ہدایات پر اس کا استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے سفوف کی زائد مقدار کا استعمال قر اور اسہال کا سبب بنتا ہے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا کثرت سے استعمال بصارت کے لیے خطرناک ہے۔

☆☆☆



**HORSE BEEN- BAKLA**



# باکلہ

Horse bean

انگریزی نام

Vicia faba

باتاتی نام

تعارف

زمانہ قدیم سے ہمارے زمیندار بڑی بڑی فصلوں  
مثلاً کپاس، گندم اور مکمی وغیرہ کی کاشت میں دلچسپی  
لیتے رہے ہیں۔ یہ فصلیں چونکہ نبی نوع انسان کو  
روٹی اور لباس مہیا کرتی ہیں اس لیے ان فصلوں  
سے زمیندار کی دلچسپی ایک قدرتی امر ہے۔ ان  
فصلوں کے علاوہ بعض فصلیں مثلاً سونف، اجوائیں  
خراسانی، کاہو، سوئے وغیرہ معمولی نوعیت کی سمجھ کر  
نظر انداز کی جاتی رہی ہیں۔ حالانکہ ان فصلوں کا  
انسانی صحت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ ہمارے

کسان اپنی گھر یا ضررویات کے لیے سونف  
ہوئے اور اجوان وغیرہ اپنے کھیتوں میں اگا لیتے  
ہیں لیکن چونکہ ان کی کاشت محدود پیانے پر کی  
جاتی ہے اس لیے اس سے ملکی ضروریات پوری  
نہیں ہو سکتیں لہذا حکومت کو ملکی ضروریات پوری  
کرنے کے لیے یہ چیزوں باہر سے درآمد کرنی پڑتی  
ہی اس طرح ہم اپنا قیمتی زر مبادلہ ان معمولی  
چیزوں پر ضائع کر دیتے ہیں ۔ جنہیں ہم اپنے  
ملک میں کامیابی سے کاشت کر سکتے ہیں ۔ یہ  
معمولی نوعیت کی فصلیں جن کا براہ راست تعلق  
انسانی صحت سے ہے ۔ تمام نوعیت کی فصلوں مثلاً  
کپاس اور گندم وغیرہ کے مقابلہ میں زیادہ آمد نی  
دیتی ہیں ۔ ایک ایسی یہ فصل باکلہ کی ہے ۔ باکلہ کا  
پودا دو اڑھائی فٹ اونچا ہوتا ہے مژر کے پودے کی

طرح اس پودے کو بھی پھلیاں لگتی ہیں۔ جن میں سے چھ سے پانچ دانے فی پھلی نکلتے ہیں پہلے پھلیوں اور دانوں کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ لیکن جب پھلیاں اور دانے پک جاتے ہیں تو ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ سبز حالت میں پھلیاں سبزی کے طور پر کھائی جاتی ہیں لیکن جب پک جاتی ہیں تو اس کے دانے بطور دوا استعمال ہوتے ہیں۔ پھلیاں سبزی کے طور پر کھائی جائیں یا فروخت کی جائیں تو کم آمدن دیتی ہیں۔ لیکن پکی ہوئی فصل زیادہ آمدنی کی ضامن ہے۔ باکلہ کا پودا زمین کی زرخیزی کو بڑھاتا۔ کیونکہ اس کی جڑوں کے ساتھ زرخیزی کو بڑھانے والی گھنٹیاں (Nodules) ہیں جن میں نہیں نہیں جراثیم ہوتے ہیں۔ یہی

جراشیم زمین میں زرخیزی کو بڑھاتے ہیں۔ اس طرح  
یہ فصل دو ہر افائدہ دیتی ہے ایک تو اس سے اچھی  
خاصی آمدن ہو جاتی ہے اور دوسرے زمین کی  
زرخیزی بڑھتی ہے۔

### زمین کی تیاری اور وقت کاشت

چار پانچ مرتبہ زمین میں ہل چلا کر اس کو باریک  
کر لینا چاہیے۔ اونچی نیچی زمین کو ہموار کرنا بھی  
ضروری ہے تاکہ کھیت میں یکساں مقدار میں پانی  
دیا جاسکے۔ تیاری کرتے وقت دس بارہ گذے گوبر  
کی کھاد فی ایکڑ جو کہ گلی سڑی ہو زمین میں ملادینی  
چاہیے اس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا  
ہے۔

### وقت کاشت

ماہ اکتوبر بوانی کے لیے نہایت موزوں ہے۔

زمین و آب ہوا

سیلا بہ اور کلراٹھی زمینوں کے علاوہ ہر قسم کی زمین  
اس کی کاشت کے لیے موزوں ہے آب پاشی کے  
لیے پانی و افر مقدار میں ہونا چاہیے۔

طریقہ کاشت اور آب پاشی

ڈبڑھڈبڑھٹ کے فاصلے پر بنی ہوئی کھیلیوں کے  
سروں پر سات سے آٹھ انچ کے فاصلے پر ایک ایک  
نیچ بویا جاتا ہے۔ نیچ ایک انچ کی گہرائی پر بونا چاہیے  
جس سے بہتر اگاؤ ہوتا ہے دوسرا طریقہ ہموار زمین  
میں کاشت کرنے کا ہے راؤنی کر کے زمین میں  
دو مرتبہ ہل چلا میں اور سہاگہ پھیریں اور پھر اچھے  
و تر میں ہی بذریعہ ڈرل اس کی بوائی کریں اور  
قطاروں سے قطاروں کا فاصلہ ایک فٹ رکھیں۔ دس  
بارہ دن میں اگاؤ مکمل ہو جاتا ہے۔ پھر میں پچھیں

دن تک فصل کو پانی نہ دیں تاکہ پودوں کی جڑیں  
اچھی طرح مضبوط ہو جائیں۔ اس کے بعد دو ہفتے  
کے وقفہ سے پانی دیتے رہیں۔ کھلیوں پر بوائی  
کی صورت میں بوائی کے فوراً بعد پانی دے دیا جاتا  
ہے تاکہ بیچ کوئی مناسب مقدار میں مل سکے۔ پانی  
اتنی زیادہ مقدار میں نہ دیا جائے کہ کھلیاں اس  
میں ڈوب جائیں کیونکہ اس صورت میں بیچ نہیں  
اگتا یا اس کا اگاؤ بہت کمزور ہوتا ہے۔ پھر ایک ہفتہ  
کے بعد دوسرا پانی دیں تو بیچ اگنا شروع ہو جائے گا  
۔ اگر اگاؤ مکمل نہ ہو تو تیسرا پانی بھی ایک ہفتہ کے  
بعد دے دیں جس سے اگاؤ مکمل ہو جائے گا۔ اس  
کے بعد پھر پندرہ سے بیس دن کے وقفہ سے پانی  
دیں۔

## شرح تختم

ایک گلوبچ فی ایکٹر کافی ہے۔

### برداشت

جب فصل پکنے کے قریب ہوتی ہے تو اس کے پتے  
پہلے پیلے پڑ جاتے ہیں اور جھٹر نے لگتے ہیں یہ  
جھٹرے ہوئے پتے زمین کی زرخیزی میں اضافہ  
کرتے ہیں۔ مارچ کے مہینہ میں فصل پکنا شروع  
ہو جاتی ہے اپریل میں مکمل طور پر پک جاتی ہے  
جس کی کٹائی کر لی جاتی ہے۔ اگر پہلے پکی ہوئی  
پھلیوں کا زمین پر گرنے کا اندر یہ شہ ہو تو ان کی چنانی  
پہلے بھی کی جاسکتی ہے اس طرح دو چنایاں کرنے  
کے بعد تیسرا دفعہ فصل کی کٹائی کر لیں۔ کاثی ہوئی  
فصل کو ایک ہفتہ تک دھوپ میں سکھائیں  
۔ ڈنڈے سے پھلیاں کوٹ کر بچ علیحدہ کر کے  
بوریاں بھر لیں۔

پیداوار

800 سے 900 کلوگرام فی ایکڑ۔

فوائد

☆ اس کا تنا اور پتے شراب کے خمار کو دور کرتے ہیں اور شرابی کو ہوش میں لاتے ہیں۔

☆ اسے پکا کر بطور سبزی بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ بلغم اور ورموں کے لیے مفید ہے لیکن ہوا پیدا کرتا ہے کھانی کو تسلیم دیتا ہے۔

☆ ورموں کو پکانے کے لیے پیس کر لیپ کرتے ہیں۔  
☆ چہرے کی سیاہی، کیل اور سیاہ داغ دور کرنے کے لیے بطور ابٹن استعمال کرتے ہیں۔

☆ دلیسی طب کے بہت سے نسخوں میں استعمال ہوتا ہے۔



**MINT- PODINA**



# پودینہ

Mint

انگریزی نام

Mentha veridis

باتاتی نام

تعارف

پودینہ ایک مشہور اور نہایت خوبصوردار پودا ہے جس کی جڑیں زمین پر پھیلی ہوتی ہیں ۔ یہ قصبوں، دیہاتوں اور شہروں میں ہر جگہ ملتا ہے عام طور پر اس کو خوبصور کے لیے سالن میں ڈالتے ہیں اس کا پودا کبھی سیدھا ہوتا ہے۔ کبھی زمین پر پھیلا ہوا اور اکثر ایک سے تین فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بغیر ڈنڈی کے ہوتے ہیں اور شکل میں لمبے اور دونوں کناروں سے تنگ ہوتے ہیں اور بعض اوقات پیندے کی طرف سے چوٹی کی نسبت

چوڑے ہوتے ہیں اور انڈے کی شکل کے مشابہ ہوتے ہیں۔ یہ پتے دندانے دار بھی ہوتے ہیں اور دندانوں کے بغیر بھی۔ پیندے کی طرف سے گول بھی ہوتے ہیں یا دل کی شکل کے مشابہ اور پر کی سطح بردار اور نیچے کی سطح گاڑھی بردار، اس پودا کے پھل چھوٹے، پیلے رنگ کے اور ہموار ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ بھورے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ اور نہایت احتیاط سے بننے ہوئے جال کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ پھول کثیر التعداد ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر کھیتوں اور باغوں میں لگایا جاتا ہے۔ اور بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔

### زمین کی تیاری

یہ پاکستان میں ہر جگہ نہایت کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے۔ زمیندار اور باغبان حضرات چھوٹی چھوٹی

کیاریوں میں اس کو لگاتے ہیں۔ یہ درمیانی زرخیز زمینوں میں خوب پھلتا پھولتا ہے۔ زمین کو چار پانچ مرتبہ بل و سہاگہ چلا کر تیار کیا جاتا ہے۔ اونچی پنجی زمین کو ہموار بھی کر لینا چاہیے تاکہ ہر جگہ پانی با آسانی دیا جاسکے۔ چھوٹی کیاریوں کی صورت میں اس کی تیاری کسی کی مدد سے جاسکتی ہے۔

### کھاد

گوبر کی کھاد زمین کی تیاری کے وقت ضرور ڈالنی چاہیے اور اس کو زمین میں اچھی طرح ملا دینا چاہیے۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گوبر کی کھاد اس فصل کے لیے بہت اچھی رہتی ہے اس مقصد کے لیے آٹھ یا دس گذے کھاد گوبر فی ایکڑ ڈالنی چاہیے۔ بعد ازاں اس فصل کی ہر دوسری

تیری کٹائی لینے کے بعد اس کو ناٹرو جن کھادوے  
دینی چاہیے تاکہ فصل کی بڑھوتری جلدی ہو سکے  
ناٹرو جن کے لیے ایک بوری یوریا فی ایکڑ کے  
حساب سے چھٹا دے کر پانی دے دینا چاہیے۔

### بجائی کا وقت

اس کی بجائی پتوں والے تنوں کے ساتھ کی جاتی ہے  
اور ان کی جڑیں بھی ساتھ ہونی چاہئیں۔

زیادہ گرم یا زیادہ سرد موسم کے علاوہ اسکی بجائی ہر  
وقت کی جاسکتی ہے۔

اس طرح اس فصل کی بہم رسانی سال بھر کے لیے  
جاری رہتی ہے۔

تنوں کو ایک فٹ کے فاصلے پر لائنوں میں لگاتے  
ہیں۔

اور پودے سے پودے کا فاصلہ چھانچ رکھتے ہیں۔

## آب پاشی

بجائی کے فوراً بعد پانی دینا چاہیے ۔ بعد ازاں گرمیوں میں ایک ہفتے کے وقفہ سے اور سردیوں میں دو یا تین ہفتوں کے بعد پانی دیتے ہیں ۔

## گوڈی

جزی بوئیوں کی تلفی بہت ضروری ہے اس مقصد کے لیے اس فصل کی گوڈی کی جاتی ہے ۔ اور اتنی گوڈیاں کرنی چاہیں جتنی جزی بوئیوں کی صفائی کے لیے ضروری تھی جائیں ۔

بعد ازاں جب یہ پودے آپس میں مل جائیں تو گوڈی کا عمل مشکل ہو جاتا ہے ۔ اس صورت میں جزی بوئیوں کی صفائی درانتی سے کرتے رہنا چاہیے ۔

## پیداوار

ایک ایکڑ سے سال میں 50 سے 60 من تازہ  
پودینہ حاصل ہوتا ہے۔

## فائدے

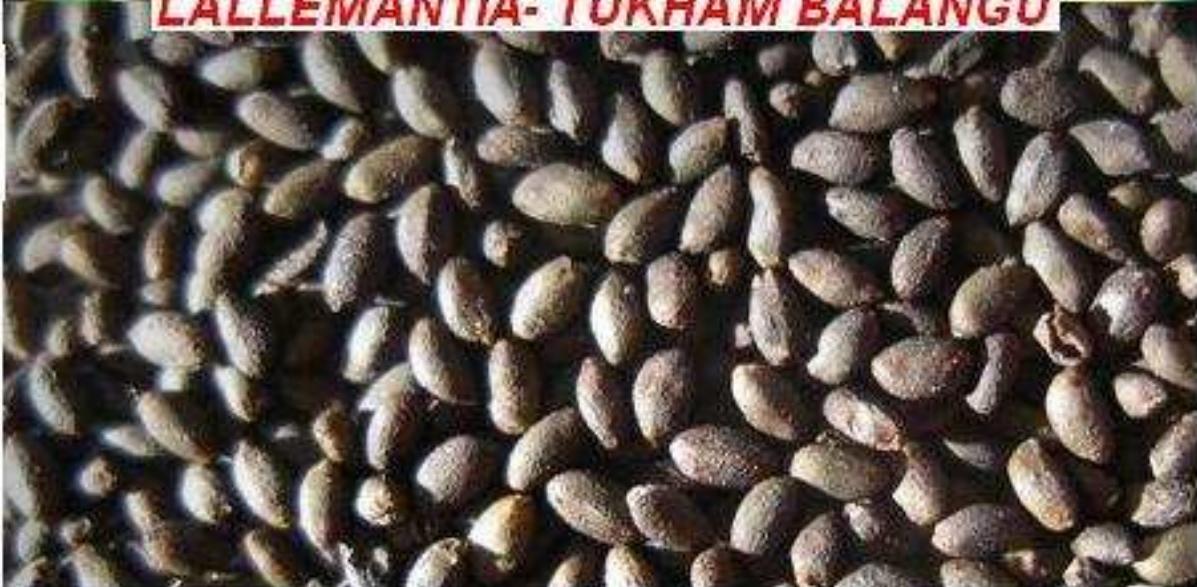
- ☆ اسے دردشکم اور بھوک کی کمی میں استعمال کرتے ہیں
- ☆ ق کی صورت میں بھی مفید ہے۔
- ☆ معدے کی ہوا خارج کرنے میں بھی بہت مفید ہے۔
- ☆ پیشاب اور پسینہ لاتا ہے۔
- ☆ ہیضہ میں بہت مفید ہے۔
- ☆ پودینہ کا جو ہر بھی نکالا جاتا ہے۔ جو پودینہ کے ست کے نام سے مشہور ہے۔

- ☆ جگر اور معدہ کی تکالیف کے لیے مفید ہے۔
- ☆ قونخ کے لیے بھی فائدہ مند ہے
- ☆ اس کا پانی کان، ہنک، میں ڈالنے سے کیڑے مرجاتے ہیں۔
- ☆ بیلی، نیولے اور چوہے نے کاٹ لیا ہو یا بھڑ اور بچھو نے ڈاگ مارا ہو تو پودیںہ پیس کر لگانے سے آرام آ جاتا ہے۔
- ☆ اور یہ وٹا من حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔





**LALLEMANTIA- TUKHAM BALANGU**



# تھم بالنگو

**Lallemantia**

انگریزی نام

**Lallemantia royleana**

باتاتی نام

تعارف

تھم بالنگو کا پودا ڈیڑھ تا دوفٹ اونچا ہوتا ہے اس کے پتے بنفشی مائل سبز ہوتے ہیں۔ یہ لمبی ٹھنڈیوں کے ساتھ پچھوں کی صورت میں لگتے ہیں۔ اس کے پنج ٹھنڈی تاثیر رکھتے ہیں اور موسم گرما میں شربت وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں اس کے پنج کے سیاہ خول کے اوپر ایک جھلی ہوتی ہے جو پانی چونے پر نرم ہو کر پھول جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کر کے اس کی کامیاب کاشت کی جاسکتی ہے۔

## زمین کا انتخاب

زمین کو اچھی طرح تیار کر کے اس کی بجائی کرنی  
چاہیے زخیز اور ہلکی زرخیز زمینوں میں اس کی  
کاشت کی جانی چاہیے آب پاش علاقے اس کی  
کاشت کے لیے موزوں ہیں۔

## زمین کی تیاری

زمین چار مرتبہ ہل چلا کر اور سہا گہ پھیر کر زمین کو تیار  
کر لیا جاتا ہے راؤنی کر کے دو دفعہ ہل چلا کر سہا گہ  
پھیریں تاکہ مٹی باریک ہو جائے زمین کی سطح اونچی  
پیچی ہو تو کراہ پھیر کر زمین کو ہموار کر لینا چاہیے تاکہ  
پانی سارے رقبے میں یکساں مقدار میں دیا جاسکے  
زمین کی تیاری کے وقت پانچ چھوٹے کھاد گوبرنی  
ایکڑ جو اچھی گلی سڑی ہو زمین پر پھیلا دیں اور ہل چلا  
کر اچھی طرح زمین میں ملا دیں۔

## شرح بیج

اڑھائی کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## کاشت کا وقت

اکتوبر کا مہینہ اس کی بجائی کے لیے بہترین ہے  
- دیر سے بوئی ہوئی فصل سے اچھے نتائج برآمد نہیں  
ہوتے اس لیے طریقہ کاشت اور وقت کاشت  
کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

## بوئے کا طریقہ

اس فصل کو دو طریقوں سے بویا جاسکتا ہے۔  
☆ ڈبڑھٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور  
ان کے اوپر سات آٹھ انچ کے فاصلے سے چوکے  
لگادئے جاتے ہیں بیج زیادہ گہرائیں بوٹا چاہیے  
آٹھ انچ سے ایک انچ کی گہرائی مناسب ہے۔  
☆ وتر زمین میں بھی اس کی کاشت کی جاسکتی ہے ایک

فٹ کے فاصلے سے لائنوں میں بونا زیادہ مناسب  
ہے اس صورت میں بھی بیچ زیادہ گہرانہ بویا جائے  
ورنہ اگا و اچھا نہ ہو گا کھیت میں وتر زیادہ ہونا  
چاہیے۔ تاکہ بیچ مناسب نہیں پا کر اگ سکے۔

### آب پاشی

اگر کھیلیوں پر بجائی کی گئی ہے تو بجائی کے فوراً بعد  
پانی لگا دینا چاہیے پانی اتنی مقدار میں لگایا جائے کہ  
پانی کی نمی کھیلیوں کے اوپر بوئے ہوئے نیجوں  
تک پہنچ سکے۔ زیادہ مقدار میں پانی لگانے سے  
خطرہ ہے کہ کھیلیاں ڈوب جائیں گی جس سے سطح  
زمین پر کر ٹڈ بن کر اگا و کو بری طرح متاثر کرتا ہے  
بیچ اگنے کے دو ہفتے بعد فصل کو ہفتہ دس دن کے  
وقت سے پانی دیتے رہنا چاہیے فروری کے  
آخر میں پانی کم دیا جائے کیونکہ اس وقت بیچ پکنا  
شروع ہو جاتا ہے۔

## چھدرائی و نلائی

جب پودے تین یا چار انچ کے ہو جائیں تو ان کی چھدرائی کر دینی چاہیے اور ایک جگہ پر ایک ہی پودار ہنے دینا چاہیے۔ تاکہ پودے اچھی طرح نشوونما پاسکیں۔ پودے سے پودے کا فاصلہ چار پانچ انچ رکھنا چاہیے دو تین دفعہ فصل کی نلائی بھی کر دینی چاہیے تاکہ جڑی بوٹیاں زور نہ پکڑ سکیں۔

## برداشت

ماہ فروری کے آخر میں بیج پکنا شروع ہو جاتا ہے اور مارچ کے مہینے میں فصل مکمل طور پر پک جاتی ہے اور اسے کاٹ لیا جاتا ہے اور پھر پودوں کو کاٹ کر ایک ہفتہ تک دھوپ میں خشک کیا جاتا ہے اور پھر چھٹریوں سے کوٹ کر ان کا بیج علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔

## 250 کلوگرام فی ایکڑ تک حاصل ہوتی ہے۔

فوائد

- ☆ قبض اور پیٹ کے اپھارے کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔
- ☆ پیشاب کی تکلیف کی صورت میں یہ ایک آرام دہ مشروب ہے۔
- ☆ جلے ہوئے حصوں پر بھی اس کو لگاتے ہیں۔
- ☆ پیاس سے تسلیم حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ پچھش اور مردڑ کو زائل کرتا ہے۔
- ☆ خونی دستوں میں مفید ہے۔
- ☆ دل کی کمزوری اور وحشت میں مفید ہے۔
- ☆ معدے کی تیز ابیت کو دور کرتا ہے
- ☆ بار بار پیاس لگنے کی کیفیت کو کم کرتا ہے۔
- ☆ اس کو پانی میں ملا کر سر پر لگانے سے سر درد میں آرام ملتا ہے۔



**HOLY BASIL - TULSI**



# مُلْسی

Holy Basil

انگریزی نام

Ocimum sanctum

بُناتی نام

تعارف

یہ ایک سیدھا سالانہ بغیر بُر کے ایک سے تین فٹ  
تک اونچا پودا ہوتا ہے۔ اس پودے کا تعلق پودیںہ  
کے خاندان سے ہے۔ ہندوستان کے لوگ اس  
بات پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگر اس پودے کو گھروں  
یا گرجا گھروں کے گرد لگا دیا جائے تو یہ لوگوں کے  
خوش رہنے کی ضمانت ہوتی ہے۔ اس کے تازہ پتے  
چمکدار سبز رنگ کے ہوتے ہیں اور تقریباً ڈبڑھاچ  
لمبے ہو جاتے ہیں۔ خشک ہونے پر ان کی رنگت  
بھوری سبز ہو جاتی ہے۔ اور یہ چڑھڑ ہو جاتے

ہیں۔ اس پودے کی خوبی میٹھی کچھ حد تک تیز اور خاص قسم کی ہوتی ہے۔ اسکے پتوں میں نقطوں کی مانند غدوں پائے جاتے ہیں جن میں خوبی دار، ہکلار ہنے کی صورت میں اڑ جانے والا تیل بھرا ہوتا ہے۔ اسکے ڈنڈی دار پھولوں کا رنگ سفید ہوتا ہے اور انکے دو ہونٹ ہوتے ہیں اور وہ ایک لمبی ڈنڈی پر ترتیب سے لگے ہوتے ہیں سب سے پرانا پھول ڈنڈی کے شروع میں اور نیا پھول ڈنڈی کے سر پر پایا جاتا ہے۔ اس کی تھم ریزی چونکہ دوسرے پودوں سے ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں۔ اس پودے کا عطر، لونگ کے عطر کی مانند خوبی دار اور کچھ حد تک نمکین ہوتا ہے۔ اس پودے کو پاکستان کے میدانی علاقوں میں بڑی آسانی سے کاشت کیا جاتا ہے۔

## زمین و آب و ہوا

یہ پودا پاکستان میں تقریباً ہر جگہ سوائے سیلا بہ اور  
کلراٹھی زمینوں میں بڑی آسانی سے اگایا  
جاسکتا ہے۔ میرا زمین سب سے موزوں زمین  
خیال کی جاتی ہے۔

## زمین کی تیاری

پانچ، چھ مرتبہ ہل و سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح  
تیار کر لیا جاتا ہے۔ غیرہ موارز میں کوہ موار بھی کر لینا  
چاہیے تاکہ سارے کھیت میں پانی یکساں طور پر دیا  
جاسکے۔

## کھاد

اس فصل کے لیے گوبر کی کھاد بہت ضروری ہے  
۔ اس لیے زمین تیار کرتے وقت اس میں چودہ  
پندرہ گذے کھاد گوبر فی ایکڑ جو کہ اچھی طرح گلی  
سڑی ہوڑاں لینی چاہیے اور اس کو سارے کھیت  
میں یکساں طور پر بکھیر دینا چاہیے۔

## بجائی کا وقت

اُسکی بجائی فروری سے اپریل تک کی جاسکتی ہے۔ مدرج کامہینہ اس کی کاشت کے لیے موزوں ہوتا ہے۔

## شرح تختم

تین کلو بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## طریقہ بجائی

ڈبڑھ، دو فٹ کے فاصلہ پر کھیلیاں بنا کر اُسکی بجائی کی جاتی ہے۔ کھیلیوں پر ایک فٹ کے فاصلہ پر اس کی چٹکیاں لگائی جاتی ہیں یا کھیلیوں کے سر پر لکڑی سے لکیر کھینچ کر اس میں بیج دال دیا جاتا ہے اور اس پر ہلکی سی مٹی ڈال دیتے ہیں۔

## آب پاشی

بجائی کے فوراً بعد پانی لگادینا چاہیے اس کو پانی بڑی احتیاط سے لگانا چاہیے اگر کھیلیاں پانی میں ڈوب

جائیں تو اس کا اگا و نہیں ہوتا پانی اتنا کم بھی نہیں  
لگانا چاہیے کہ اس کی نمی ہی بیجوں تک نہ پہنچ سکے  
۔ پہلے دو تین پانی ایک ہفتہ کے وقفہ سے دیتے  
رہیں ۔ اس عرصہ میں اگا و مکمل ہو جائے گا بعد  
از اس پانی پندرہ دن کے وقفہ سے دینا چاہیے ۔

### گوڑی

دوران فصل دو تین گوڑیاں کر دینی چاہیے اس سے  
فصل جڑی بوئیوں سے صاف رہے گی ۔

### نلائی و چھدرائی

جب پودے اگ کرتیں، چارا نج کے ہو جائیں تو ان  
کی چھدرائی کر دینی چاہیے اور ایک جگہ پر دو تین  
پودے رہنے دینے چاہیں ۔ جب یہ پودے سات  
آٹھا نج کے ہو جائیں تو ان کی مزید چھدرائی کر دیں  
تاکہ ایک جگہ پر صرف ایک ہی پودارہ جائے ۔

## برداشت

تلسی کی فصل ستمبر، اکتوبر میں پکنے لگتی ہے۔ پوری فصل ایک ہی دفعہ نہیں پکتی۔ پکی ہوئی تلسی کی چنانی کر لی جاتی ہے اور کچھ پھل کو پکنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے اور جوں جوں پھل پکتا جاتا ہے اس کی چنانی جاری رہتی ہے جب چنانی مکمل ہو جائے تو فصل کو برداشت کر لیا جاتا ہے۔

## فوائد و استعمال

☆ تلسی کے پتے اعصاب کو مضبوط اور یادداشت کو تیز کرتے ہیں

☆ معدہ کو طاقتور بناتے ہیں۔

☆ یہ کئی قسم کے بخاروں، گلے کی خراش اور سائنس کی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

☆ گردوں میں پتھری کی صورت میں تلسی کے پتوں کا

رس اور شہد با قاعدگی سے استعمال کیا جائے تو  
پھری ٹوٹ کر پیشتاب کے ذریعے خارج ہو جاتی  
ہے۔

☆ تلکی سر درد کا موثر علاج ہے اس کے پتوں کا  
جو شاندہ پینے سے سر درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ تلکی نزلہ وز کام میں بھی مفید ہے اس کے پتوں کا  
سفوف بنا کر سونگنا بند ناک کھولنے میں کار آمد

☆ تلکی کے بیچ اسہال، پرانی پچس، بواسیر اور کھانسی  
کا موثر علاج ہیں۔

☆ تلکی کا تیل کیڑے مکوڑوں کو ہلاک کرنے کا اچھا

ذریعہ ہے  
☆ جہاں تلکی کا پودا ہو وہاں مکھی مچھروں غیرہ نہیں آتا۔

☆☆☆



**CORIANDER - DHANIYA**



# وھنیا

Coriander

انگریزی نام

Coriandrum sativum

باتاتی نام

تعارف

اس کے پتے گھروں میں سبزی کی طرح بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا پودا تین یا چار فٹ اونچا ہوتا ہے اور بہت عمدہ قسم کی مہک پیدا کرتا ہے اور مصالحہ دار پودا ہے۔

زمین اور آب و ہوا

پاکستان میں تقریباً ہر جگہ اس کی کاشت کی جاسکتی ہے مگر زرخیز زمین اور آب پاشی والے علاقوں میں وھینا کا پودا بڑی سرعت سے نشوونما پاتا ہے۔ تھور و سیم زدہ زمین اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔

## زمین کی تیاری

بوئے سے پہلے زمین تین چار مرتبہ بل چلا کر باریک کر لینی چاہیے اونچی نیچی زمین ہو تو اس کو ہموار کر لینا چاہیے زمین کو تیار کرتے وقت اس میں آٹھ دس گلڈے کھاد گو بر قی ایکڑ جو کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو کھیت میں ڈال دی جائے اور اس کو زمین میں بل چلا کر اچھی طرح ملا دینا چاہیے اس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ بعد ازاں اگر کسی وجہ سے پودوں کی بڑھوتری کی رفتارست ہو تو اس میں زمین کی زرخیزی کو مد نظر رکھتے ہوئے نائز و جنی کھاد ڈال کر پیداوار میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

## طریقہ کاشت

اس کی کاشت کے تین طریقے ہیں۔

☆ اچھے وتر میں ڈیر ڈھنڈ کے فاصلے پر لائنوں میں کاشت کریں۔

☆ کھیلیاں بنا کر ان کے سروں پر بھی اس کاشت کی  
جا سکتی ہے۔

☆ زمین تیار کر کے اچھے و تر میں اس کا چھٹا دے دیں  
اور بعد میں بار بیرو چلا دی جائے تاکہ نیج زمین  
میں مل جائے اور بعد میں ہلکا سا سہا گہ دیں۔

کھیلیوں پر بجائی کرنا مقصود ہو تو بجائی کرنے کے  
بعد پانی دینا چاہیے۔ پانی اتنی مقدار میں دیا جائے  
کہ اس کی نبی کھیلیوں کے سروں پر بوئے ہوئے  
نیج تک پہنچ جائے۔ پانی اتنا زیادہ نہ دیں کہ  
کھیلیاں ڈوب جائیں۔ اس صورت میں نیج اگ  
نہیں سکتا۔ چھٹے سے یا ہموار زمین پر لائنوں میں  
اس کی کاشت کرنی مقصود ہو تو یہ بات ضرور ذہن  
نشیں رکھنی چاہیے کہ زمین میں کافی مقدار میں وتر  
موجود ہو، دس بارہ روز تک اگا و مکمل ہو جاتا ہے۔

## وقت کاشت

کیم اکتوبر تا وسط نومبر موزوں وقت کاشت ہے۔  
شروع فروری میں بھی اس کی بجائی کی جاتی ہے۔

## شرح تختم

آنٹھ کلوپی ایکڑ بیچ درکار ہوتا ہے۔

## آب پاشی

اگر وتر میں بجائی کی گئی ہو تو فصل کے اگنے کے بعد  
پندرہ میں روز تک پانی نہ دیا جائے تاکہ پودے کی  
جزیں اچھی طرح مضبوط ہو جائیں میں پندرہ میں دن  
کے بعد پانی دیا جائے۔

کھیلیوں پر خشک بجائی کی صورت میں بجائی کے  
فوراً بعد پانی دیا جائے تاکہ بیچ نہیں پا کر آگ سکیں  
دوسرا پانی ایک ہفتہ بعد دیا جائے تاکہ بیچ کا اگا و  
مکمل ہو سکے اگا و مکمل ہونے کے بعد پندرہ میں  
دن کے وقفہ سے پانی دیا جائے۔

## چھدرائی کرنا

چار پانچ انج کے پودے ہو جائیں تو ان کی  
چھدرائی کر دینی چاہیے اور پودے سے پودے  
کا فاصلہ 9 سے 12 انج تک برقرار رکھا جائے  
تاکہ پودا پوری طرح نشوونما پاسکے۔ یاد رکھنے کے  
صحت مند پودا ہی صحت مند بیج پیدا کرنے کا ضامن  
ہوتا ہے۔

## نلای

دورانِ فصل دو تین دفعہ گوڑی کر دینی چاہیے تاکہ  
جزی بوئیوں کی تلفی ہوتی رہے اور فصل کے پودے  
اپنی غذاز میں سے حاصل کر سکیں۔

## برداشت

سبزی کے طور پر استعمال کرنے کے لیے اس فصل  
کی تین چار کٹائیاں لی جاسکتی ہیں۔ کٹائی کر لینے

کے بعد زمین کی زرخیزی کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر  
ناٹروجنی کھاد فصل کو دے دی جائے تو فصل کی  
بڑھوتری تیز ہو جاتی ہے اور فصل تھوڑے عرصے  
میں ہی اگلی کٹائی کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔ تین یا  
چار کٹائیاں لینے کے بعد فصل کو بیج کے لیے چھوڑ  
دیا جاتا ہے اور بیج کی اچھی خاصی مقدار حاصل  
ہو جاتی ہے۔

پیداوار

350 سے 400 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔

برداشت اور سکھانے کا طریقہ

فصل کو برداشت کرتے وقت یہ دیکھ لینا چاہیے کہ  
دانے ابھی سبز رنگت کے ہی ہوں لیکن اپنا قد  
پورا کر چکے ہوں۔ فصل برداشت کرنے کے بعد اسے  
سائے میں سکھانا چاہیے تاکہ دانوں کی رنگت خراب

نہ ہو جائے۔ جب خشک ہو جائے تو بیج کو چھڑیوں  
کے ذریعہ علیحدہ کر کے بوریوں میں بھر لیں بیج کے  
زیادہ پک جانے کی صورت میں ان کی کوالٹی خراب ہو  
جاتی ہے اور منڈی میں کم قیمت پڑتی ہے۔

### خواص

دھنیا کے بیجوں میں 11.2 فیصد رطوبت، 14.1  
فیصد پروٹین، 14.1 فیصد چکنائی، 4.4 فیصد  
معدنیات، 32.6 فیصد ریشہ اور 21.6 فیصد کا  
ربو ہائیڈریٹس ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیلشیم  
، فاسفورس، آئزن اور بہت سے تر شے اور وٹامن  
سی بھی خاصی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

## فائدے اور استعمال

☆ دھنیا کا استعمال خون میں کولیسٹرول کی سطح کم کرتا

ہے۔

☆ اس کا بیچ بطور مصالحہ استعمال ہوتا ہے۔ اس کا بیچ ہاضمہ دار ہوتا ہے۔

☆ اس کا تیل کھانے پکانے میں استعمال ہوتا ہے اور سر کو لگانے کے کام بھی آتا ہے۔ بد ہضمی اور پیشتاب کی اکثر بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ اسپرٹ وغیرہ کے مضر اثرات کو کم کرتا ہے۔ اس کے پتے وٹامن آئی سے بھر پور ہوتے ہیں۔

☆ اس کی تازہ چننی بھوک بڑھاتی ہے۔

☆ اس کے بیچ منہ میں چبائی سے منہ کی بد بودور ہو جاتی ہے۔

## احتیاط

دمہ اور پرانے برونا کاٹش کے مريضوں کو دھنیا کا استعمال بہت کم کرنا چاہئے۔



**MUSTARED**

# رأي

Mustard

انگریزی نام

Brassica juncea

باتاتی نام

تعارف

یہ ایک سالانہ تین سے چھٹ فٹ اونچا اور بہت سی شاخوں والا پودا ہے اس کے پتے بڑے اور ایک ہی ڈنڈی کے دونوں اطراف میں جڑے ہوتے ہیں۔ پتے کا آخری سرا کافی بڑا ہوتا ہے۔ نچلے پتے ڈنڈی دار اور دندانہ دار ہوتے ہیں۔ پھول چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل دو انج قطر کا ہوتا ہے۔ ایک ڈنڈا میں عام طور پر بیس سے چالیس بیج بنتے ہیں۔ بیج بھورے رنگ کے اور نہایت عمدگی

سے پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔ چج کامزاکڑوا اور تیز ہوتا ہے۔ رائی کا پودا سرسوں کے پودے جیسا ہوتا ہے اور سرسوں کے چج کی مانندان سے بھی تیل نکالا جاتا ہے۔

### زمین

اسکو چھوٹے پیمانہ پر سارے پنجاب میں کاشت کیا جاتا ہے۔ درمیانی زرخیز زمینوں میں یہ پودا کافی پھلتا پھولتا ہے۔

### زمین کی تیاری

تین چار دفعہ بل و سہا گہ چلا کر زمین کو تیار کیا جاتا ہے۔ زمین تیار کرنے کے بعد اس کی سطح ہموار کی جاتی ہے تاکہ سارے کھیت میں پانی یکساں دیا جاسکے۔

## کھاد

اس فصل کو عام طور پر کھاد نہیں دی جاتی لیکن اگر آٹھ یادس گذے فی ایکڑ کھاد گوبر جو کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو زمین میں ملا دی جائے تو زمین کے نرم ہونے کی وجہ سے پودا آسانی سے نشوونما پاتا ہے۔

## بجائی کا موسم

اسے اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں کاشت کیا جاتا

ہے۔

## شرح بیچ

عام طور سے دو سے تین کلوگرام بیچ فی ایکڑ کافی ہوتا

ہے۔

## بجائی کا طریقہ

پہلے سے تیار شدہ زمین میں اس کا چھٹا دیا جا سکتا

ہے لیکن یہ احتیاط رکھنی چاہیے کہ زمین میں وتر کافی مقدار میں موجود ہو اور بعد ازاں اس کو مناسب طریقے سے زمین میں ملا دیا جاتا ہے۔

دوسری صورت میں اس کو بذریعہ ڈرل لائیں میں جو کہ ڈیڑھ، ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر ہوں کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ سے بجائی میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ بیچ ایک انج سے زیادہ گہرائی جائے ورنہ اگاونہیں ہو گا۔ اس طریقہ بجائی میں جڑی بوئیوں کو تلف کرنا آسان رہتا ہے۔

### گوڈی

عام طور پر اس کی گوڈی نہیں کی جاتی تاہم اگر ایک آدھ گوڈی کر دی جائے تو بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

## آبپاشی

عام طور پر بارانی فصل ہے۔ اگر اس کو آبپاشی  
والے علاقوں میں کاشت کیا جائے تو دو یا تین پانی  
دیئے جاتے ہیں۔

## برداشت

مارچ اپریل میں یہ فصل کپک جاتی ہے اور اسے  
برداشت کر لیا جاتا ہے۔

## پیداوار

اوسط اسات، آٹھ من شج فی ایکڑ پیدا ہوتی ہے۔

## فائدے

☆ رائی بہت گرم ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو پسلی کے درد، نمونیا، گنٹھیا، درد معدہ وغیرہ میں لیپ کرتے ہیں یا پلٹس بنا کر باندھتے ہیں۔

☆ داد، بال خورہ اور برص میں رائی کو پانی میں پیس کر لگاتے ہیں وہاں آبلہ بن جاتا ہے اس پر گھی لگا نہیں تو آبلہ اور مرض دونوں ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر معدہ میں بلغم جمع ہو جائے تو ایک تولہ رائی کو پیس کر گرم پانی میں ملا کر پلاتے ہیں۔

☆ تلی بڑھی ہوئی ہو تو اس کے چند روز کے استعمال سے آرام آ جاتا ہے۔

☆☆☆



**FENNEL**



# سونف

انگریزی نام Fennel

باتاتی نام Foeniculum vulgare

تعارف

سونف کی کاشت عام طور پر سارے پاکستان میں ہوتی ہے۔ یہ موسم سرما کی فصل ہے اور اسے چھ ہزار فٹ کی بلندی تک نہایت کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ یہ جھاڑی نما تین سے ساڑھے چار فٹ اونچا سدا بہار پودا ہے لیکن کاشت کے لیے دوسری عام فصلوں کی طرح ہر سال بویا جاتا ہے۔ اس کے پھول چھتری نما پھولوں کی صورت میں نکلتے ہیں۔

## زمین و آب و ہوا

پاکستان میں سونف کی کاشت ہر جگہ کی جاسکتی ہے۔ مگر جہاں پانی با افراط ہو وہاں یہ پودا بڑی سرعت کے ساتھ نشوونما پاتا ہے۔ ہر قسم کی زمین اسکی کاشت کے لیے موزوں ہے لیکن زرخیز چکنی ممٹی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ سیلا بہ زمینوں میں بغیر پانی کے بھی یہ فصل اچھی پیداوار دیتی ہے۔ تھور اور سیم زدہ زمین اس فصل کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔

## زمین کی تیاری اور کاشت

بوئے سے پہلے تین یا چار مرتبہ بل چلا کر زمین بالکل نرم اور ہموار کر لینی چاہیے۔ زمین تیار کرنے سے پہلے دس بارہ گلڈے فی ایکڑ کھاد گوبرجو کہ اچھی طرح سے گلی ہوئی ہو ڈالنے سے پیداوار

میں میں سے پچپیں فیصد تک اضافہ ہو جاتا ہے  
۔ اس کے بعد اگر سونف لائیں میں کاشت کرنا  
مقصود ہو تو راؤنی کے بعد دو دفعہ بیل چلانا چاہیے  
تاکہ زمین باریک ہو جائے اور اسی وتر میں  
سونف کاشت کی جائے۔

### بجائی کا وقت

شروع اکتوبر سے وسط نومبر تک اس کی بجائی کے  
لیے موزوں وقت ہے لیکن وسط اکتوبر میں کاشت  
کی ہوئی فصل اچھی خاصی پیداوار دیتی ہے۔

### طریقہ کاشت

تجربوں سے یہ ثابت ہو چکی ہے کہ چھٹے سے  
کاشت کی ہوئی فصل سب سے زیادہ پیداوار دیتی  
ہے۔ جس کی وجہ غالباً پودوں میں زیادہ تعداد ہے

تین طریقوں سے اس کی کاشت ہو سکتی ہے۔

1- بذریعہ چھٹا 2- لائنوں میں 3- وٹیں

بنانے کے

اگر بجائی کا وقت اور طریقہ کاشت دونوں کو ملاحظہ خاطر رکھا جائے تو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

لائنوں کی درمیانی فاصلہ

اگر سونف کو لائنوں میں کاشت کرنا مقصود ہو تو

لائنوں کا درمیانی فاصلہ ڈبڑھفت اور پودے کا

درمیانی فاصلہ 9 انج ہونا چاہیے۔ لائنوں کا درمیانی

فاصلہ بڑھانے سے پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

وٹیں بنانے کا شکر کرنے سے بھی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

شرح ختم

ایک ایکٹر سونف کا شکر کرنے کے لیے چار پانچ کلوگرام

چھ دن کا رہنا ہے جس کے بعد دس بارہ دن تک اگا و مکمل

ہو جاتا ہے۔

## آب پاشی

بجائی اگر وتر میں لائنوں میں کی جائے تو سونف  
کے اگاؤ کے بعد جب پودے تقریباً پانچ چھاخ  
کے ہو جائیں تو پہلا پانی لگانا چاہیے اگر چھٹے سے  
کاشت کی جائے تو چھٹا دے کر بارہیرو یا تر پھالی  
پھیرنے کے بعد ہلکا سہاگہ دیا جائے اور پھر پانی  
دیا جائے بارہیرو چلانا زیادہ موزوں ہے۔

## نلائی

پہلے دو تین پانی دینے کے بعد نلائی کر دینی  
چاہیے۔

## برداشت و سکھانے کا طریقہ

پودے کی ہر شاخ کے سرے پر ایک مرکب پھول  
نمودار ہوتا ہے جس پر بعد میں دانے بنتے ہیں  
۔ نجوں کے یہ گچھے یا خوشے اپریل میں پکنا شروع

ہو جاتے ہیں۔ دیر سے بجائی کی صورت میں مسی  
کے مہینے میں پکتے ہیں سونف کے پودے ایک  
وقت کاٹنے کی بجائے صرف گھوں کو علیحدہ علیحدہ  
کاٹنا چاہیے لیکن یہ خیال رہے کہ گھوں میں دانے  
زردی مائل ہوں اور قد پورا کر چکے ہوں۔ پہلے  
پکے ہوئے گھوے پہلے اور بعد میں پکے ہوئے بعد  
میں کاٹنے چاہیے ان کاٹے ہوئے گھوں کو ٹاٹ  
یا بوریوں پر بچھا کر سائے میں سکھانا چاہیے اور  
دو تین دن کے وقفہ سے ان کو اٹتے پلتے رہنا  
چاہیے۔ جب سارے گھوے اچھی طرح خشک  
ہو جائیں تو نیچ کو چھڑیوں کے ذریعے علیحدہ کر کے  
بوریوں میں جمع کر لیں۔

## سونف کے خواص

سونف کے بیجوں میں 6.7 فیصد رطوبت، 9.5 فیصد پروٹین، 10 فیصد چکنائی، 18.5 فیصد ریشہ اور 42.03 فیصد نشاستہ ہوتے ہیں اس کے علاوہ کیلیشیم، فاسفورس، آئرلن پوتاشیم اور سوڈیم اور وٹامن سی بھی وافر مقدار میں ہوتا ہے۔

## فوائد و استعمال

☆ سونف کے بیچ مختلف عطیریات بنانے میں استعمال ہوتے ہیں اوس کی خوبیوں نہانے کے صابن میں بھی ڈالی جاتی ہے۔

☆ سونف کا تیل کھانے میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ سونف کے استعمال سے دودھ دینے والے جانوروں کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ سونف کو خوبیوں کے لیے مختلف کھانوں میں بطور

مصالحہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کا رواج

فرانس اور اٹلی میں عام ہے۔

☆ آنکھوں کی بینائی کو قائم رکھتی ہے۔

☆ بلغی امراض میں بطور فائدہ مند دوا کے اسے  
بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ معدہ سے فضول قسم کی رطوبت کو چھانٹتی ہے۔

☆ قولج، درد پہلو، درد پشت اور درد کمر کے لیے بہت  
مفید ہے۔

☆ سونف کے بیجوں کا رس دمہ اور برونا نکانش جیسی  
سانس کی بیماریوں میں مفید ہے۔

☆ سونف کے استعمال سے خواتین کے حیض کے ایام  
کی بے قائدگی ختم ہو جاتی ہے اور کھل کر ماہواری  
آتی ہے اس کے علاوہ تکلیف دہ حیض میں سونف کا  
جو شاندہ پینا افاقتہ دیتا ہے۔



**DILL**



# سویا

Dill

انگریزی نام

Peucedanum graveolens

نباتاتی نام

تعارف

سوئے کا پودا سونف کے پودے سے مشابہ تر رکھتا ہے مگر اس کے پھول اور بیجوں کی شکل اور ساخت میں فرق ہوتا ہے۔ خوبیو بھی سونف سے بہت مختلف ہوتی ہے اس کے پختہ چیز سے تیل نکالا جاتا ہے۔ اس کے چیز طب یونانی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

زمین اور آب و ہوا

سونف کی کاشت کی طرح اس کی کاشت بھی پاکستان میں ہر جگہ کی جاسکتی ہے مگر واپریانی والے

علاقوے میں اس کی کاشت کافی سودمند ثابت ہوتی ہے۔ یہ پودا سیالا بہ اور کفر اٹھی زمینوں کے علاوہ ہر طرح کی زمین پر کاشت کیا جاسکتا ہے مگر زرخیز چکنی زمین سب سے زیادہ موزوں بچھی جاتی ہے۔ معمولی سیالا بہ زمینوں میں اس کی کاشت بغیر پانی کے ہی کی جاسکتی ہے۔

### زمین کی تیاری اور کاشت

دو تین دفعہ بل سہاگہ چلا کر زمین کو نرم اور باریک کر لینا چاہیے زمین تیار کرنے سے پہلے کھاد گوبر جو کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو پانچ چھ گلڈے فی ایکڑ زمین میں اچھی طرح ملا دینی چاہیے۔ اس کو بونے کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں۔

☆ اچھے وتر میں پیچ کو چھٹا دے کر زمین میں ملا دیا جاتا

ہے۔

☆ اچھے وتر میں نیچ کو بذریعہ ڈرل لائنوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔

☆ کھیلیوں پر جو کہ ڈریٹھفت کے فاصلے پر بنائی جاتی ہیں۔ اس کے نیچ کے چوکے لگائے جاتے ہیں۔ چوکے چھا نیچ کے فاصلے پر لگانے چاہئیں۔ کھیلیوں میں بجائی کرنے کی صورت میں بجائی کے فوراً بعد پانی دینا چاہیے پانی اتنی مقدار میں دینا چاہیے کہ اس کی نمی بیجوں تک پہنچ سکے۔ پانی اتنا زیادہ بھی نہیں دینا چاہیے کہ کھیلیاں ڈوب جائیں۔ ہموار زمین میں چھٹے سے لائنوں میں اس کی بجائی کرنی ہو تو اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ زمین میں وتر کافی اچھا ہو۔

### وقت کاشت

اس کی کاشت کا موزوں وقت ماہ اکتوبر ہے۔

## شرح بیج

چار پانچ کلوگرام فی ایکڑ بیج کافی ہے۔

## آب پاشی

اگر خشک بجائی کی گئی ہو تو بعد میں پانی دینا ضروری ہے اس کے بعد دوسرا پانی ایک ہفتہ بعد دیں تاکہ بیج کا اگا و مکمل ہو جائے۔ جب اگا و مکمل ہو جائے تو پھر پندرہ بیس دن کے وفے سے پانی دیتے رہیں۔ وتر میں کی گئی بجائی کی صورت میں جب اگا و مکمل ہو جائے تو پندرہ بیس دن کے بعد پانی دیں تاکہ پودوں کی جڑیں اچھی طرح مضبوط ہو جائیں۔

## چھدرائی

جب پودے پانچ چھانچ کے ہو جائیں تو چھدرائی کر دینی چاہیے تاکہ ایک جگہ پر ایک ہی پودار ہے اور اچھی طرح نشوونما پاسکے۔ پودے سے پودے

کافاصلہ چھاٹچ رکھنا چاہیے۔

پیداوار

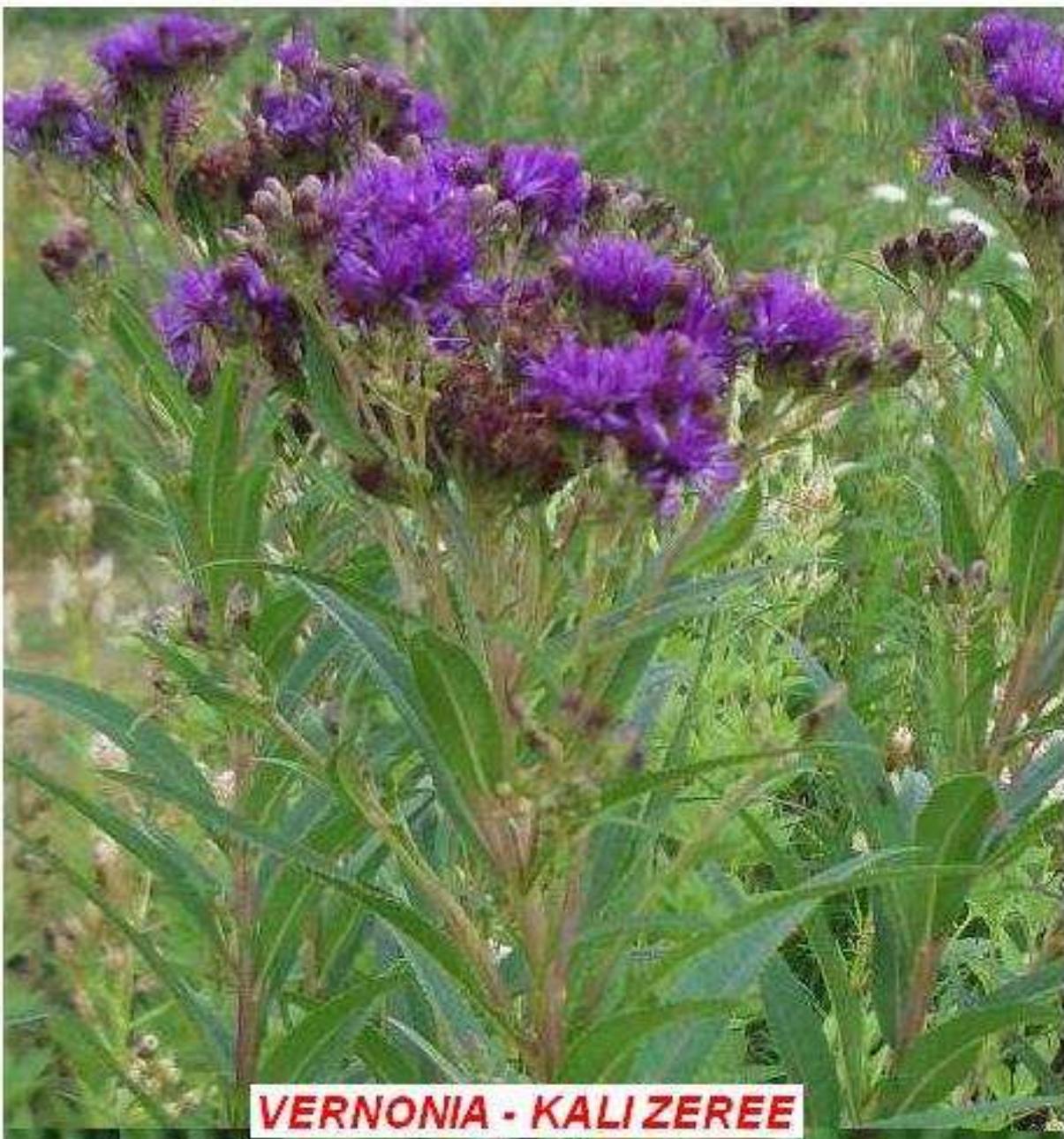
400 کلوگرام فی ایکڑ تک حاصل ہوتی ہے۔

بیج سکھانے کا طریقہ

سونف کی طرح سویا کے پودے کی ہر شاخ کے سرے پر ایک گچھے کی شکل میں پھول نمودار ہوتا ہے جس میں بیج بنتے ہیں بیج کے گچھے یا خوشے مارچ کے آخر تک یا اپریل کے شروع میں پک جاتے ہیں اور ان کو پودوں سے کاٹ لیا جاتا ہے پہلے پکے ہوئے پہلے اور بعد میں پکے ہوئے گچھے بعد میں کاٹ لیے جاتے ہیں۔ ان کاٹے ہوئے گچھوں کو ٹاٹ یا بوری پر بچھا کر سکھانا چاہیے اور دو تین دن کے وقفہ سے الٹتے پلتتے رہنا چاہیے تاکہ گچھے یکساں طور پر سوکھ جائیں اور بیج کو چھڑیوں کے ذریعہ علیحدہ کر کے بوریوں میں بھر لیں۔

## فوائد

- ☆ اس کے بیچ ہاضمہ کے لیے بہت مفید ہیں۔
- ☆ میتھی کے نیجوں کے ساتھ اگر اس کے بیچ مکھن میں تل لیں تو اسہال کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے تخموں سے روغن کشید کیا جاتا ہے۔
- ☆ اس کا تیل درد کمر اور درد گردہ کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔
- ☆ اس کے بیچ پیٹ کے درد کیلئے بہت مفید ہیں اور ہوا کو خارج کرتے ہیں۔
- ☆ سر درد، خشک کھائی اور درد شکم میں بہت مفید ہیں۔
- ☆ سوئے کے پتوں کو سبز دھینا کے پتوں کی مانند خوبصورتی کے لیے سالن وغیرہ میں ڈالتے ہیں۔
- ☆ اس کے سو نگھنے سے نیند آ جاتی ہے اس واسطے جب بے خوابی کی شکافت ہو تو مریض کے سر ہانے سبز سوئے رکھے جاتے ہیں تاکہ اس کی بو سے نیند آ جائے۔



**VERNONIA - KALIZERE**



# کالی زیری

Vernonia

انگریزی نام

Vernonia anthelmintica

باتاتی نام

تعارف

یہ پودا اڑھائی تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اچھی زرخیز زمینوں میں اس کا پودا ڈیڑھ دو میٹر تک اونچا ہو جاتا ہے اس کے پتے لمبے اور نوک دار ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کا رنگ کاسنی کے پھولوں کی مانند ہوتا ہے۔ اس کے چشم زیریہ کے برابر ہوتے ہیں۔ ان کی بوتیز اور مزہ تلخ ہوتا ہے اور ان کی رنگت بھوری ہوتی ہے اس کے چچ یونانی طریقہ علاج میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ کیمیائی

تجزیہ کرنے پر اس کے بیجوں کے اندر ایک فیصد  
کے قریب ایک زردرنگ کا جو ہر یا ایک لفڑا بیڈ پایا گیا  
ہے جسے انگریزی میں ورنونین  
(Vernonine) کہتے ہیں۔

زمین کی تیاری

پانچ چھ مرتبہ ہل و سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح  
تیار کر لیا جائے۔ زمین کو ہموار کر لینا بہت ضروری  
ہے تا کہ ہر جگہ یکساں مقدار میں پانی دیا جاسکے  
۔ دس بارہ گذے فی ایکڑ کھاد گو بر جو کہ خوب گلی  
سرٹی ہو زمین میں اچھی طرح ملا دیں کھاد کے گلی  
سرٹی نہ ہونے کی صورت میں پودوں کو کیڑا لگنے کا  
خطرہ ہوتا ہے۔

شرح تختم

2.5 سے 3.00 کلوگرام فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## بونے کا وقت

اگست اور ستمبر کے مہینے اس کی کاشت کے لیے بہت موزوں ہیں فروری کے مہینہ میں بھی اس کو کاشت کیا جاسکتا ہے۔

## طریقہ کاشت

ڈبڑھ دوفٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور ان کے سر پر 19 انج کے فاصلے پر بیج کی چٹکیاں لگائی جاتی ہیں۔ بیج آدھ انج سے گہرائی میں بونا چاہیے ورنہ اگاؤ نہیں ہوگا۔

## آپاشی

پہلا پانی بجائی کے فوراً بعد لگا دیا جاتا ہے اور دوسرا پانی ایک ہفتہ بعد دے دینا چاہیے۔ دوسرا پانی دینے سے اگاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ تیسرا پانی کے ساتھ اگاؤ مکمل ہو جاتا ہے بعد ازاں پندرہ دن

کے وقفے سے پانی لگاتے رہیں۔

پانی دینے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ  
پانی کھلیلوں کے اوپر سے نہ گزرے ورنہ اگاہ  
نہیں ہو گا پانی کی نمی بیچ تک پہنچنی چاہیے ایک  
پانی دینے کی صورت میں نمی بیجوں تک نہیں پہنچ گی  
جس سے بیجوں کا اگاہ نہیں ہو سکے گا اس لیے پانی  
مناسب مقدار میں دینا ہی بہتر ہے۔

### برداشت

نومبر کے شروع میں پھول آتے ہیں۔ اور ان میں  
بیچ بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ دسمبر کے آخر میں فصل  
پک کر تیار ہو جاتی ہے فروری میں بوئی ہوئی فصل  
جوں میں تیار ہو جاتی ہے۔ جب بیچ پک جاتے  
ہیں تو ان کو جھاڑ لیا جاتا ہے۔ سارے بیچ ایک ہی  
دفعہ نہیں پکتے ہیں۔ لہذا وقوف و قفوں سے اس کے  
بیچ اکٹھے کرنے پڑتے ہیں۔

پیداوار

150 سے 160 کلوگرام فی ایکڑ حاصل ہوتے

ہیں۔

فائدے

☆ بلغمی مواد صاف کرتے ہیں۔

☆ آنتوں کے کیڑوں کو مارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

☆ اس کا لیب ورمون کو تخلیل کرتا ہے اور درد کو تسلیم کیا دیتا ہے۔

☆ کن پیڑوں کی بیماری میں کالی زیری اور گیر و عرق گلاب میں رگڑ کر لیپ کرتے ہیں۔

☆ پیٹ کے کیڑوں کو مارنے کے لیے استعمال کرتے

ہیں۔

☆ بچوں کے دانت پینے کی صورت میں اس کے بچ استعمال ہوتے ہیں۔

☆ اس کے پتے اور جڑیں گنٹھیا کی بیماری میں استعمال ہوتے ہیں۔ بچھو کے کائے میں مفید ہے۔

### احتیاط

اندرونی طور پر بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ لہذا

اس کو زیادہ مقدار میں نہیں کھانا چاہیے۔

☆☆☆



# قلفہ

Parslane	انگریزی نام
Portulaca oleracea	باتاتی نام
	تعارف

یہ موسم خریف کا ایک مشہور ساگ ہے۔ اس کا پودا مضبوط، گودہ دار، بغیر بڑ کے اور سالانہ ہوتا ہے اس کی شاخیں زمین پر پھی ہوئی یا اوپر اٹھی ہوئی ہوتی ہیں اور چھ انج سے بارہ انج لمبی ہوتی ہیں۔ یہ شاخیں سبز سرخی مائل اور گودے سے بھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے پتے بعض اوقات ایک دوسرے کے بمقابل ہوتے ہیں اور بعض دفعہ نہیں ہوتے وہ گول گول اور لیسدار ہوتے ہیں اور شاخوں کے سروں پر کچھ کی شکل میں لگے ہوتے ہیں۔ پتے

سو انج سے ڈیڑھ انج لمبے ہوتے ہیں اور ان کی  
ڈنڈی بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کے پھولوں کی  
ڈنڈی نہیں ہوتی اور وہ شاخ کے سرے پر گچھے کی  
صورت میں لگے ہوتے ہیں۔ پھولوں کی پیتاں  
تعداد میں پانچ ہوتی ہیں اور جھترتی نہیں ہیں۔ ان  
کارنگ پیلا ہوتا ہے قلفہ کے چیج کافی چھوٹے  
ہوتے ہیں اور بہت زیادہ تعداد میں بنتے ہیں۔ ان  
کارنگ تیز بھورا ہوتا ہے۔

## زمین

قلفہ چھوٹے پیانے پر صوبہ پنجاب میں ہر جگہ بویا  
جاتا ہے اور یہ اس وقت مستیاب ہوتا ہے جبکہ  
سبریوں کی کمی ہوتی ہے۔ یہ ہر قسم کی زمین پر آگتا  
ہے لیکن زرخیز زمینوں پر یہ بہت کامیاب رہتا  
ہے۔

## زمین کی تیاری

زمین یا چار مرتبہ ہل و سہا کہ چلا یا جاتا ہے اور زمین کو  
اچھی طرح باریک کر لیا جاتا ہے۔ غیرہ موارز میں کو  
ہموار بھی کر لینا ضروری ہے تاکہ پانی ہر جگہ یکساں  
مقدار میں دیا جاسکے۔

## کھاد

بجائی سے پہلے اچھی طرح گلی سڑی کھاد کے پندرہ  
سے بیس گلڈے فی ایکڑ کے حساب سے زمین میں  
اچھی طرح پھیلا دیئے جائیں تاکہ زمین میں ہر  
جگہ ایک جیسی کھاد میسر آ سکے۔

## بجائی

پنجاب کے میدانی علاقوں میں اس کو مارچ سے  
جون تک اور پہاڑی علاقوں میں اپریل کے وسط  
سے اگست تک کاشت کرتے ہیں یہ دو مہینہ کی فصل

ہے زیادہ عرصہ تک بہم رسانی کے لیے اس کی بجائی  
موسم کے دوران پندرہ پندرہ دن کے وقفہ سے  
کرتے رہنا چاہیے۔

### شرح

ڈیڑھ سے دو کلوگرام تیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

### بجائی کا طریقہ

اس کے تیج کا ہموار زمین پر چھٹا دیا جاتا ہے اور اس  
کو زمین میں کھر پے یا ریک کی مدد سے ملا دیا جاتا  
ہے چونکہ اس کا تیج بہت چھوٹا ہوتا ہے اس لیے اس  
کے تیج کے برابر چھٹا دینے سے پہلے باریک مٹی ملا  
لیتے ہیں تاکہ چھٹا یکساں دیا جاسکے ہر جگہ پر چھٹا  
دینے والے آدمی کو دو تین دفعہ چھٹا دینا چاہیے تاکہ  
تیج ہر جگہ پر یکساں ہو اس کی بجائی کھلیلوں پر بھی کی  
جا سکتی ہے۔

## گوڑی

عام طور پر اس کی کوئی گوڑی نہیں کی جاتی لیکن  
جزی بوئیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو کم کرنا ضروری  
ہوتا ہے۔ کھلیلوں پر بجائی کی صورت میں ایک  
دو گوڑیاں کر دینی چاہیے۔

## آب پاشی

پہلا پانی بجائی کے فوراً بعد دے دیا جاتا  
ہے۔ بعد ازاں ایک ہفتہ کے وقفہ سے موسم کے  
دوران پانی دیتے رہنا چاہیے۔

## پیداوار

اوسمی فصل سے 70 سے 80 من پتے فی ایکڑ  
حاصل ہوتے ہیں۔

## خواص

90.5 فیصد پانی،  
2.4 فیصد پروٹین،  
2.9 فیصد نشاستہ،  
1.3 فیصد ریشہ اور  
کمیٹیٹھم فاسفورس  
ہوتا ہے اس کے علاوہ اس میں کمیٹیٹھم فاسفورس  
آئرن اور وٹامن سی خاصی مقدار میں پائے جاتے  
ہیں۔

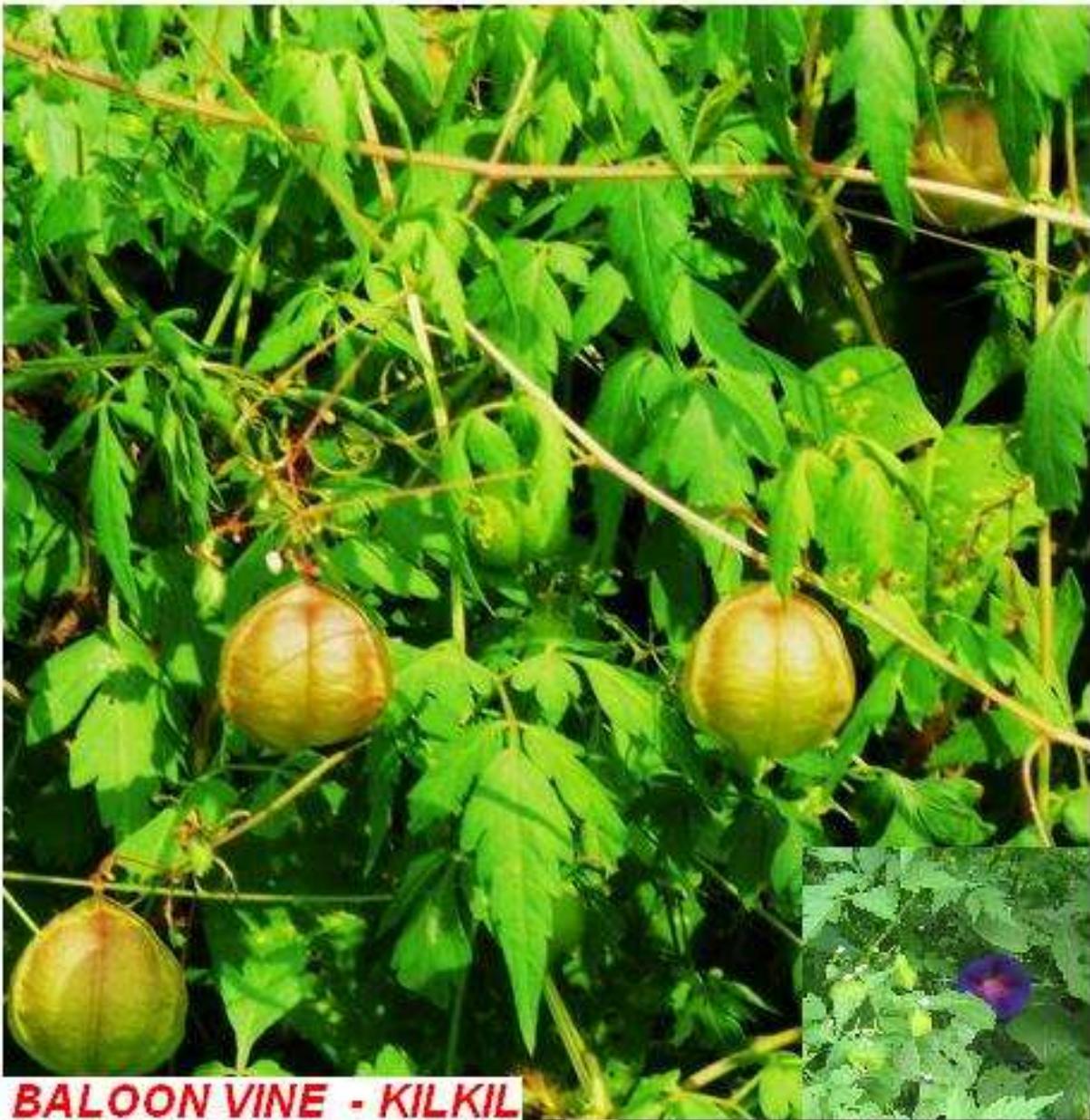
## فائدے

☆ اس کے پتے بچھو کے کائی میں مفید خیال کئے جائتے ہیں۔

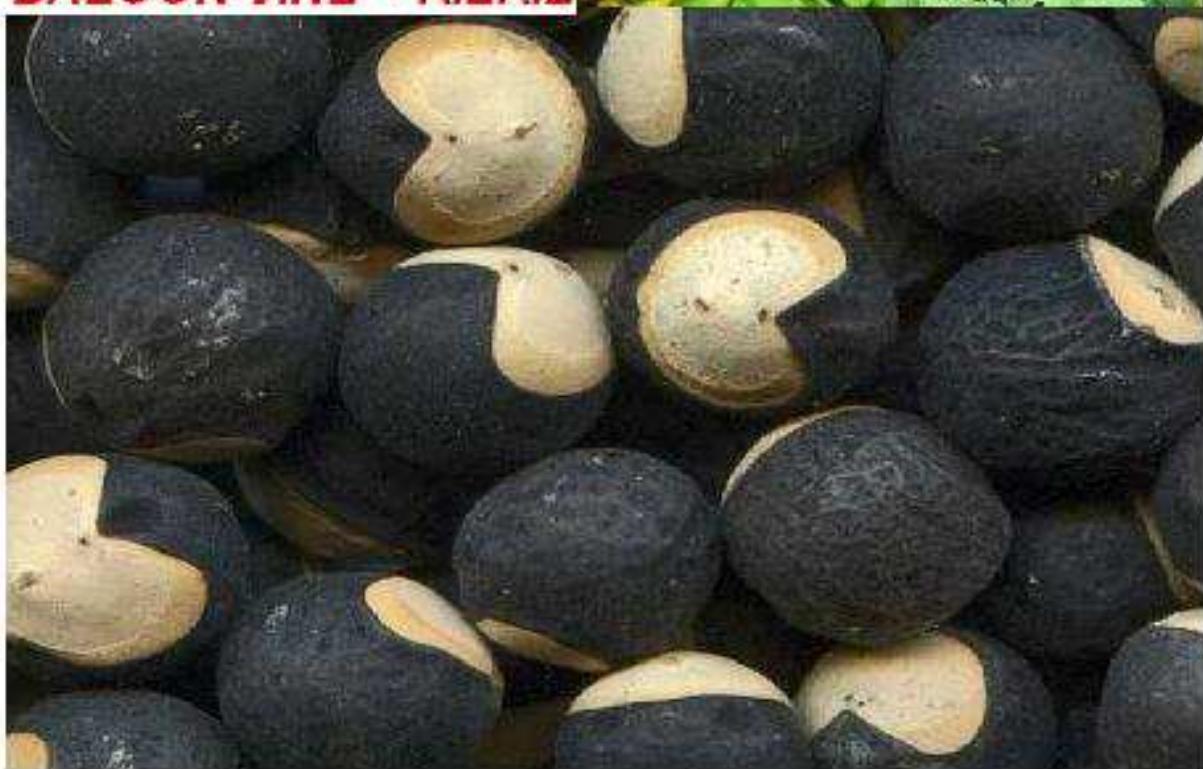
☆ زم پتے یا تو سلاو کے طور پر استعمال ہوتے ہیں یا پھر  
ان کو کمیٹیٹھم گوشت کے ساتھ پکا کر کھاتے ہیں۔

- ☆ زکام کو زائل کرتا ہے۔
- ☆ معدہ اور جگر کی گرمی کو دور کرتا ہے۔
- ☆ اس کے چیز دل کو طاقت دیتے ہیں اور پیاس ختم کرتے ہیں۔
- ☆ بیجوں کا تیل تین تولہ نچوڑ کر پلانا ذیا بیطس شکر میں نافع ہے۔
- ☆ جلدی بیماریوں گردہ اور پھردوں کی بیماریوں میں بہت فائدہ مند ہے۔

☆☆☆



**BALOON VINE - KILKIL**



# کلکل

**Baloon Vine**

انگریزی نام

**Cardiospermum halicacabum**

نباتاتی نام  
تعارف

یہ پودا بیل کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کی بیلیں بڑھتی  
بڑھتی سات آٹھ فٹ تک پھیل جاتی ہیں۔ ان  
بیلیوں کو ڈوڈے لگتے ہیں جن میں تین دانے فی  
ڈوڈا بنتے ہیں بیچ بونے کے تقریباً دو ماہ بعد ان بیلو  
ں کو سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول آتا  
شروع ہو جاتے ہیں اور ڈوڈوں میں بیچ بننے لگتے  
ہیں۔ یہ بیلیں برابر بڑھتی رہتی ہیں ان کو پھول  
آتے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ ڈوڈے بنتے

رہتے ہیں جیسے جیسے ڈوڈے پکتے جائیں ویسے  
ویسے ان کی چنانی کرتے رہنا چاہیے۔ ان بیلوں  
کی جڑیں، پتے اور بیچ غرض کہ تمام پودا ہی یونانی  
طب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے مندرجہ ذیل  
ہدایات پر عمل کرنے سے کامیاب فصل لی جا سکتی  
ہے۔

### زمین و آب ہوا

ہر قسم کی زمین اور آب ہوا سوائے سیلا بہ اور کل رائٹھی  
زمینوں کے اس کی کاشت کے لیے موزوں  
ہیں۔ سردیوں میں اس کی بیلیں کورے سے  
متاثر ہو کر سوکھ جاتی ہیں۔ گرم مرطوب آب ہوا  
میں یہ بیلیں خوب پھیلاتی ہیں۔ زیادہ پانی اور سایہ  
بیلوں کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔

## زمین کی تیاری

پانچ چھ مرتبہ ہل و سہا گہ چلا کر زمین کو اچھی طرح  
باریک کر لینا چاہیے تا کہ سارے کھیت میں پانی  
یکساں مقدار میں دیا جاسکے زمین میں اگر مٹی  
کے ڈھیلے وغیرہ رہ جائیں تو پانی دے کر ان  
ڈھیلوں کو توڑ دینا چاہیے۔ کاشت سے ایک ماہ  
پہلے زمین میں سات آٹھ گڈے فی ایکڑ کھاد گو بر  
جو کہ اچھی طرح گل سڑ چکی ہو زمین میں پھیلا دینی  
چاہیے علاوہ ازاں ایک بوری امویں سلفیٹ اور ایک  
بوری ٹرپل فاسفیٹ زمین کی تیاری کرتے وقت  
استعمال کرنے سے نتائج اور بھی حوصلہ افزاء نکلتے  
ہیں۔

## شرح تختم

تین سے چار کلوگرام تیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## وقت کاشت

20 فرروی سے مارچ کے آخر تک اس کی بجائی کے لیے بہت موزوں وقت ہے۔ ویسے اس کی کاشت اپریل کے مہینہ تک کی جاسکتی ہے۔

## طریقہ کاشت

☆ دوفٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بناؤ کران کے سروں پر اس کا تیج چھ سات انچ کے فاصلہ پر لگایا جاتا ہے تیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ اگا و پر براثر پڑتا ہے۔

☆ سات آٹھ فٹ چوڑے کیارے بنائے جاتے ہیں ان کیاریوں کے درمیان پانی کے لیے نالی بنائی جاتی ہے ان کیاری کے دونوں کناروں پر سات آٹھ انچ کے فاصلے پر تیج بویا جاتا ہے۔ تیج ایک انچ سے زیادہ گہرائی نہیں ہونا چاہیے جب بیلیں اگ کر

چھسات انج ہو جاتی ہیں تو ان بیلوں کے نزدیک  
چھڑیاں گاڑی جاتی ہیں اور ان بیلوں کو چھڑیوں یا  
کسی درخت کے چھاپوں پر چڑھا دیا جاتا  
ہے۔ اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بیلوں کو سہارا مل  
جاتا ہے۔ جس سے بیلوں کو ڈوڈے خوب لگتے  
ہیں۔ دوسری صورت میں جبکہ بیلوں زمین پر پڑی  
رہیں تو وہ اتنی پھیلتی ہیں کہ ایک بیل دوسری میں  
پھنس جاتی ہیں اور اس طرح سے ساری جگہ کو  
ڈھانپ لیتی ہیں اس صورت میں بیلوں کو مناسب  
مقدار میں روشنی اور ہوا میسر نہیں آتی لہذا پھل کم  
لگتا ہے۔

آب پاشی

پہلا پانی بجائی کے ساتھ ہی دیا جاتا ہے۔ صرف  
کھالیوں کو پانی سے بھر دیا جاتا ہے اور اس کی کمی بیجوں

کو جو کہ کھالی کے دونوں اطراف بوئے گئے ہوتے ہیں پہنچ جاتی ہے۔ پہلے دو تین پانیوں کے ساتھ اس کا اگا و مکمل ہو جاتا ہے باقی پانی دس بارہ دن کے وقفہ سے لگاتے رہیں جس سے بیلیں مناسب طور پر نشوونما پاتی رہیں گی۔

### برداشت

فصل جون میں پھول نکالتی ہے اور ڈوڈے بننا شروع ہو جاتے ہیں جس میں بیچ بنتے ہیں ایک ڈوڈے کا سائز تو اچھا خاصا ہوتا ہے مگر اس میں دانے صرف تین ہی بنتے ہیں یہ ڈوڈے اکتوبر میں پک جاتے ہیں جن کی چنانی کرلی جاتی ہے پکے ہوئے ڈوڈے کافی تعداد میں زمین پر بھی گر جاتے ہیں جو کہ زمین پر سے اکٹھے کر لینے چاہئیں۔ پہلے

بننے والے ڈوڈے پہلے پک جاتے ہیں اور بعد میں بننے والے ڈوڈے بعد میں۔ اس لئے وقفہ وقفہ سے ڈوڈوں کی چنانی مناسب رہتی ہے۔ دبیر کے آخر میں بیلیں پالے سے سوکھ جاتی ہیں اور انہیں کاٹ لیا جاتا ہے۔

### پیداوار

150 کلوگرام فی ایکڑ پیداوار ہوتی ہے اچھی فصل سے 200 کلوگرام تک پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ چونکہ یہ ایک بہت ہی مہنگی دوائی ہے اس لئے کم پیداوار ہی دوسری فصلوں کی زیادہ پیداوار سے زیادہ منافع دیتی ہے۔

## فائدے

☆ جڑیں اور پتے ابال کر مختلف بیماریوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

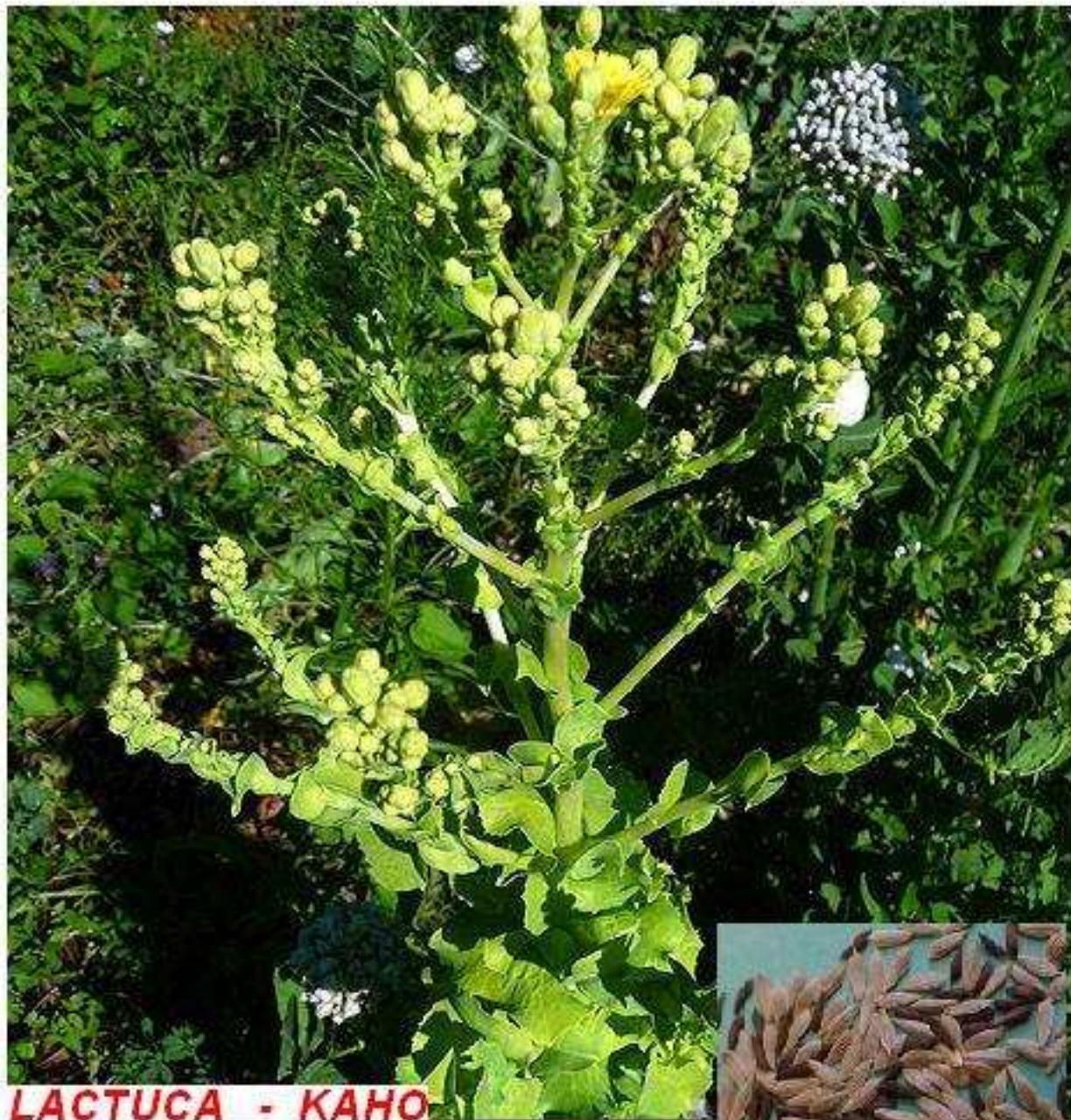
☆ تیل میں ابالے ہوئے پتے جوڑوں کی درد اور سوچ ہوئے حصوں پر باندھنے سے آرام آ جاتا ہے۔

☆ پودے کا رس ڈکھتے ہوئے کان میں ڈالیں تو آرام آ جاتا ہے۔

☆ سانپ کے کائے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

☆ سارا پودا ہی دمہ کی بیماری کے لیے مفید ہے۔

☆☆☆



**LACTUCA - KAHO**



# کاہو

Lactuca

انگریزی نام

Lactuca scariola

نباتاتی نام

تعارف

کاہو ادویات میں استعمال ہونے والی جڑی بوئیوں میں سے ایک ہے جس کے بیج اور تیل کا استعمال یونانی حکمت میں عام ہوتا ہے۔ اس کا پودا شروع میں سلااد کے پودے سے مشابہت رکھتا ہے مگر بعد میں اس کا قد چار یا پانچ فٹ ہو جاتا ہے زمین اور پانی کے لحاظ سے گندم کی فصل کا حریف ہے۔ کاہو کی کامیاب فصل لینے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا بہتر ہو گا۔

## زمین اور آب ہوا

ہر قسم کی زمین میں کا ہو کی کاشت کی جا سکتی ہے لیکن  
سیم زدہ اور کلراٹھی زمین اس کی کاشت کے لیے  
موزوں نہیں ہے لیکن میرا زمین بہتر خیال کی جاتی  
ہے اس کی کاشت ہر قسم کی آب ہوا میں ہو سکتی ہے  
لیکن فصل کے ابتداء میں ٹھنڈے موسم کی ضرورت  
ہوتی ہے ٹھنڈے موسم میں پودا چھا پھلتا پھولتا ہے  
جب پکنے کے قریب ہو تو گرم موسم کی ضرورت  
ہوتی ہے۔

## زمین کی تیاری

کا ہو کی کاشت سے پندرہ میں روز قبل دس بارہ  
گلڈے فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد کے زمین میں  
ملا دینے چاہئیں اور اس کے بعد دو تین مرتبہ ہل  
چلا کر جائے تاکہ گوبر کی کھاد اچھی طرح زمین میں

مل جائے بعد ازاں بجائی سے پیشتر راؤنی کے بعد  
دو تین دفعہ ہل اور سہا گہ چلایا جائے تاکہ زمین  
باریک ہو جائے اور ڈھیلے وغیرہ نہ رہیں زمین اگر  
اوپنجی نیچی ہو تو اس کو ہموار بھی کر لینا ضروری ہے  
تاکہ پانی ہر جگہ یکساں مقدار میں دیا جاسکے۔

### شرح تختم

تین سے چار کلوگرام تیج فی ایکڑ در کار ہے۔

### طریقہ کاشت

کاہو کی کاشت و ترا اور خشک دونوں طریقوں سے  
ہو سکتی ہے۔ وٹیں بنائ کر اور ہموار زمین پر دونوں  
طرح اس کی کاشت کی جاتی ہے اگر وٹوں پر اس کی  
کاشت کرنی مقصود ہو تو وٹیں ڈبڑھفت کے فاصلہ  
پر بنائی چاہئیں وٹوں یا کھیلیوں کے سروں پر بارہ  
انچ کے فاصلہ پر چوکے لگادیئے جائیں۔ بجائی

کے بعد پانی دے دیا جاتا ہے لیکن یہ خیال محوظ  
خاطر رہنا چاہیے کہ پانی ووٹوں یا کھلیوں کے  
سروں پر سے نہیں گز رنا چاہیے ورنہ بیچ آگ نہیں  
سکے گا۔ پانی اتنا دینا چاہیے کہ کھلیوں کے سروں  
تک پانی کی نمی پہنچ جائے دوسرا پانی ایک ہفتہ کے  
بعد دے دینا چاہیے تا کہ بیچ آگ سکیں بیچ ایک اچ  
سے ڈیڑھ اچ کی گہرائی تک بونا چاہیے اگر ہموار  
زمیں پر کاشت کرنی ہو تو اچھے وتر میں ڈیڑھ فٹ  
کے فاصلے پر لائنوں میں بذریعہ ڈرل اس کی  
کاشت کی جاسکتی ہے۔ وتر میں بجائی کی صورت  
میں پانی اس وقت لگانا چاہیے جبکہ سب بیچ آگ  
آئے ہوں بیچ ایک ہفتہ سے دس دن تک مکمل  
آگ آتے ہیں۔

وقت بجائی

15 اکتوبر سے 20 نومبر تک اس کی بجائی کا بہتر

یہ وقت ہے۔

فصل کا چھدر رکھنا اور بیماری

اگاہ و مکمل ہونے کے بعد جب پودے تین چار انچ

کے ہو جائیں تو ان کو ایک بیماری کا حملہ ہو سکتا ہے

جسے ڈیمپنگ آف (Damping off) کہتے ہیں

ہیں جس سے پودے مرننا شروع ہو جاتے ہیں اس

بیماری کا علاج یہ ہے کہ کوئی پھیپھوندی مار دوائی

پودوں کی جزوں میں بکھیر کر کھرپہ سے گوڈی کر دی

جائے۔ اس کے بعد فصل کو پانی دے دیا جائے تو

پودے مرنے سے فتح جائیں گے جب پودے کا

سائز چار انچ ہو جائے تو ان کی چھدر رائی کر دینی

چاہیے تاکہ ایک جگہ پر دو پودے رہ جائیں اس کے

بعد جب پودے کا سائز نو انج ہو جائے تو ایک جگہ  
پر صرف ایک ہی پودار ہنے دیا جائے۔

### آب پاشی

اگاہ و مکمل ہو چکنے کے بعد تقریباً 20 سے 25 دن  
تک فصل کو پانی نہیں دینا چاہیے تاکہ پودوں کی  
جڑیں اچھی طرح قائم ہو جائیں بعد میں پندرہ  
ہو یہ دن کے وقفہ سے پانی دیتے رہنا چاہیے ماہ  
اپریل میں جب موسم کچھ گرم ہو جاتا ہے تو فصل کو  
پہلے کی نسبت کم پانی دینا چاہیے اگر پانی کسی جگہ پر  
کھڑا رہے گا تو گرم ہو جائے گا اور اس گرم پانی  
سے پودے کے سوکھ جانے کا احتمال ہوتا ہے۔  
ٹھنڈے موسم میں کا ہو کو پانی دیں تو اس سے پودا  
خوب پھلتا پھولتا ہے۔

## نلائی

دو تین گوڈیوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جڑی  
بوٹیاں تلف ہو جائیں جب پودے چھسات انج  
کے ہو جائیں تو پودے کے مذہوں میں مٹھی چڑ  
ھادی جائے تاکہ پودا گرنے سے فج جائے۔

## برداشت

وسط فروری میں کا ہو کے مرکب پھول نکلنے شروع  
ہو جاتے ہیں۔ جن میں وسط مارچ میں بیج بننا  
شروع ہو جاتے ہیں۔ پکتے ہوئے بیجوں کی پہنچان  
بہت آسان ہے۔ یعنی خوشے میں بیج پک جائیں تو  
اس کے باہر روئی سی اُبھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔  
پہلی چنانی مارچ کے آخر میں لے لی جائے اور اس  
کے بعد تین چار چنایاں دس پندرہ دن کے وقفہ  
سے لینی چاہیں آخری دفعہ پودے کاٹ کر ان کو  
جھاڑ لینا چاہیے۔

## چنانی کا طریقہ

چنانی کا سب سے سہل اور آسان طریقہ یہ ہے کہ پودے کے خوشوں کو کپڑے کی تھیلی میں جھکا کر جھاڑ لیا جاتا ہے اس طرح پکے ہوئے ٹیچ تھیلی میں جمع ہو جائیں گے۔

## پیداوار

پیداوار 400 سے 450 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔

## فوائد و استعمال

- ☆ خون اور صفراء کی تیزی کو تسلیم دیتا ہے۔
- ☆ دافع تغیر معدہ ہے۔ ☆ سر کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بھوک زیادہ کرتا ہے۔ نیند لاتا ہے، دردسر، نزلہ اور یقان کا نافع ہے۔ ☆ مائیکولیا کے لیے مفید ہے۔
- ☆ اس کا تیل سر پر ملنے اور ناک کان میں پکانے سے دماغ کی تراوت کرتا ہے۔
- ☆ اس کے ٹیچ سے روغن نکالا جاتا ہے۔ جو نیند لانے کے لیے سر پر لگاتے ہیں۔



# کلونجی

**Small fennel**

انگریزی نام

**Nigella sativa**

نیاتاتی نام  
تعارف

یہ ایک قیمتی مصالحہ دار فصل ہے جس کے پودے دوفٹ تک بلند ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر آم کا اچار بناتے وقت اس میں اس کے بیچ ڈالتے ہیں اس کے بیچ کئی قسم کے کھانوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ بیچ ہاضمہ دار ہوتے ہیں اور معدہ کو درست رکھتے ہیں۔

زمین و آب ہوا  
زرخیز اور ہلکی زرخیز زمینیں جہاں پانی وافر مقدار میں دستیاب ہو اس کی کاشت کے لیے موزوں ہیں سیم زدہ اور کلراٹھی زمینیوں میں یہ پودا نہیں ہوتا۔

## زمین کی تیاری

زمین میں تین چار دفعہ ہل چلا میں اور ہر دفعہ  
سہاگہ بھی پھیریں تاکہ زمین اچھی طرح باریک  
ہو جائے اگر زمین کی سطح ایک جیسی نہ ہو تو اس کو  
ہموار بھی کر لینا چاہیے تاکہ یکساں مقدار میں  
سارے کھیت کو پانی دیا جاسکے اگر زمین میں مٹی  
کے ڈھیلے ہوں تو پانی دے کر اور سہاگہ پھیر کر ان کو  
توڑ دینا چاہیے آٹھ دس گلے فی ایکڑ گوبر کی کھاد  
کے جو کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو زمین تیار کرتے  
وقت کھیت میں ملادیں تو فصل کی پیداوار میں خاطر  
خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

## شرح تختم

اڑھائی سے تین کلو بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔ بیج  
تندرست ہونا چاہیے کیونکہ تندرست بیج سے ہی  
صحیت مند پودے پیدا ہوں گے۔

## موسم کاشت

بیس ستمبر سے بیس اکتوبر تک کا عرصہ اس کی بجائی  
کے لیے نہایت موزوں ہے۔

## طریقہ کاشت

اچھی طرح ہموار زمین میں ڈرڑھفت کے فاصلہ پر  
کھیلیاں بنائی جائیں اور ان کھیلیوں پر چار سے  
پانچ انج کے فاصلہ پر چوکے لگائے جائیں یا لکڑی  
سے کھیلی کے سر پر ایک لکیر کھینچ لی جائے اور اس  
میں ٹیچ ڈال دیا جائے۔ پھر مٹی کی ہلکی آسی تہہ سے ٹیچ  
کو ڈھانپ دیں ہموار زمین پر بھی اس کی کاشت  
کی جاسکتی ہے۔ راؤنی کر کے دو دفعہ کھیت میں ہل  
چلا میں اور سہاگہ پھیریں۔ پھر ٹیچ کا سارے  
کھیت میں یکساں چھٹا دیں۔ اور بارہ ہیرو سے ٹیچ  
زمین میں ملا دیں اور بعد میں ہلکا سہاگہ پھیریں  
۔ دس بارہ روز بعد اگاہ مکمل ہو جائیگا۔

## آب پاشی

کھیلیوں پر بیج بونے کے بعد فوراً بعد پانی دیں تاکہ پانی کی نمی بیج تک پہنچ سکے اتنا زیادہ پانی نہ دیں کہ کھیلیاں پانی میں ڈوب جائیں۔ اگر کھیلیاں پانی میں ڈوب گئیں تو بیج کا آگاؤ تیج نہ ہو گا۔ پانی اتنا کم بھی نہیں دینا چاہیے کہ نمی بیجوں تک نہ پہنچ سکے، دوسرا پانی ایک ہفتہ بعد دیں تاکہ بیج آگ سکیں۔ اس کے بعد ہر دو ہفتہ کے وقفہ سے پانی دیتے رہیں۔ ہمارے میں پر بجائی کی صورت میں فصل اگنے کے بعد پندرہ ہیں روز تک پانی نہ دیں تاکہ پودے اچھی طرح جڑ پکڑ سکیں اس کے بعد دو ہفتہ کے وقفہ سے پانی دیتے رہیں۔

## چھدرائی کرنا

جب پودے تین چار انج کے ہو جائیں تو ان کی

چھدرائی کر دینی چاہیے پودے سے پودے کا  
فاصلہ چار انج رکھنا چاہیے زیادہ گھنے پودوں میں  
پھل کم لگتا ہے۔

### نلائی کرنا

دو تین دفعہ نلائی کر دینی چاہیے تاکہ جڑی بوٹیاں  
تلف ہو جائیں۔

### برداشت

آخر مارچ سے وسط اپریل تک فصل پک کر تیار ہو جاتی  
ہے۔ اور کاث لی جاتی ہے۔ جب فصل سوکھ جائے تو  
ڈنڈے سے کوٹ کر دانے الگ کر دیئے جاتے ہیں  
اور ان کی صفائی کر کے بوریوں میں بھر لیتے ہیں۔

### پیداوار

300 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔

## فائدے

- ★ جلب آتے ہوں تو ان کو روکتا ہے۔
- ★ اس کے بیچ سے شکر بھی بنایا جاتا ہے۔
- ★ بیچ اگر تل لیے جائیں تو باری کے بخار کے لیے مفید دوا بن جاتی ہے۔
- ★ جس پانی میں اس کے بیچ ابالے گئے ہوں اس سے اگر سوچ ہوئے ہاتھ پاؤں پر ٹکر کی جائے تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔
- ★ معدہ کو تقویت دیتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرتی ہے۔
- ★ نزلہ زکام میں مفید ہے۔

☆☆☆



**FENUGREEK - MATHERAY**



# میثرا

Fenugreek

انگریزی نام

Trigonella foenumgraceum

باتاتی نام

تعارف

یہ ایک معمولی سا بُردار، سیدھا اور سالانہ پودا ہے۔  
اس کے پتے لمبی ڈنڈی والے ہوتے ہیں ڈنڈی  
کی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ اس کے ایک سے لے  
کر دو تک بغلی پھول بغیر ڈنڈی کے ہوتے ہیں  
۔ پھول کی پیتاں سفیدی مائل رنگت کی ہوتی ہیں  
اس کے پھلیاں دو سے تین اچھے لمبی ہوتی ہیں اور  
ان پر بُر بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ موسم ربع کی فصل  
ہے اس کو بطور سبزی اور چارہ استعمال کرتے ہیں  
نیز اس کے پتے اور چھ دوا کے طور پر استعمال

ہوتے ہیں موئیشی اور گھوڑوں کے مصالحوں میں  
بھی اس کے بیچ ایک طاقتور جزو کے طور پر ملائے  
جاتے ہیں پتوں کا رنگ سبز تھم زردی مائل، پتوں کا  
ذائقہ پھیکا اور بیچ تلخ ہوتے ہیں

زمین

اس پودے کو پنجاب کا تقریباً ہر کسان چھوٹی چھوٹی  
کیا ریوں میں اپنی گھر بیلو ضروریات کے لیے  
کاشت کرتا ہے یہ تقریباً ہر قسم کی زمین میں کاشت  
ہوتا ہے۔

زمین کی تیاری

تین، چار مرتبہ بل و سہاگہ چلا کر زمین کو تیار کیا جاتا  
ہے۔ زمین باریک کر لئی چاہیے اور ساتھ اسے  
ہموار بھی کر لینا چاہیے تاکہ پانی ہر جگہ یکساں طور پر  
پہنچ سکے

## کھاد

چودہ، پندرہ گذے فی ایکڑ گلی سڑی گوبر کی کھاد کے زمین میں اچھی طرح مل لینے چاہئیں جس سے زمین نرم رہتی ہے اور پودا خوب پھلتا پھولتا ہے۔

## بجائی کا وقت

اس کی بجائی عام طور پر ستمبر سے نومبر تک کی جاتی ہے لیکن اگر موسم زیادہ سخت نہ ہو تو اس کے بعد بھی کی جاسکتی ہے۔

## شرح تختم

پانچ، چھ کلوگرام تیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## بجائی کا طریقہ

اس کی بجائی ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر لائنوں میں بذریعہ ڈرل کی جاتی ہے۔ بذریعہ چھٹا بھی اس کی بجائی کی جاسکتی ہے۔

## گوڈی

اس فصل کی دو دفعہ گوڈی کرنی چاہیے تاکہ جڑی  
بوٹیاں زیادہ نہ بڑھ سکیں اور فصل کی نشوونما تسلی بخش  
ہو سکے۔

## آب پاشی

پندرہ میں دن کے بعد جبکہ پودوں کی جڑیں مضبوط  
ہو جائیں پہلا پانی دینا چاہیے بعد ازاں دو تین  
ہفتوں کے بعد پانی دیتے رہنا چاہیے

## برداشت

اپریل کے شروع میں فصل برداشت کے لیے تیار  
ہو جاتی ہے اور اس کو صبح کے وقت کاٹ لیا جاتا ہے  
اگر زیادہ پک جائے تو کاشتے وقت پہلیوں کے  
گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

## پیداوار

- ☆ دس سے بارہ منی تیج فی ایکڑ حاصل ہوتا ہے۔
- ☆ تقریباً 250 من چارہ فی ایکڑ حاصل ہوتا ہے۔

## فائدے

☆ اس کے پتوں کی پلٹش نظاہری و باطنی ورموں کو تخلیل کرتی ہے اس کے لعاب دار بیج پیس کر پلٹش کے طور پر ورموں پر باندھتے ہیں اور داغ دھبوں کو مٹانے کے لیے چہرہ پر ملتے ہیں۔

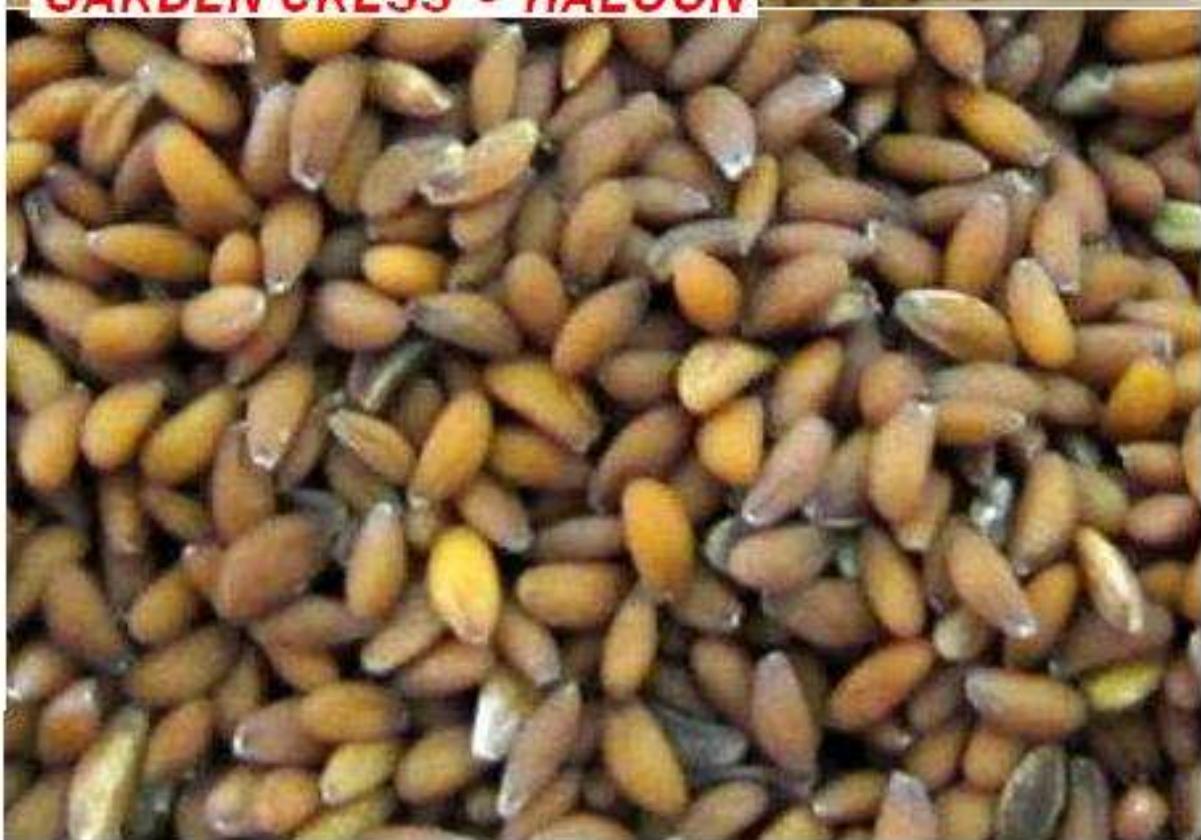
☆ بیجوں کو پانی میں پیس کر ہفتہ میں دو بار سر دھونے سے سر کے بال لمبے ہو جاتے ہیں اور گر نے بھی بند ہو جاتے ہیں۔

☆ اگر ان کو کھایا جائے تو دودھ بڑھاتے ہیں۔ پیشاب آور ہیں، ہوا خارج کرتے ہیں اور معدہ کو طاقت بخشنے ہیں۔

☆ درد کمر پیچش اور اسہال وغیرہ میں مختلف طریقوں سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ میتھرا کے بیج آم کے اچار کا خاص جزو ہیں۔



**GARDEN CRESS - HALOON**



# ہالوں

Garden Cress

انگریزی نام

Lepidium sativum

نباتاتی نام

تعارف

یہ ایک ہموار، سیدھا اور بغیر بُر کے تقریباً اڑھائی فٹ اونچا پودا ہے۔ جڑوں سے نکلنے والے پتے سفید رنگ کے لمبے گچھے کی صورت میں ہوتے ہیں پھل گول بیضہ نما ہوتے ہیں اور ان کی چوٹی پر گہری لکیریں ہوتی ہیں۔ کنارے پچکے ہوئے اور کٹاؤ دار ہوتے ہیں اسے ربيع کے موسم میں کاشت کی جاتا ہے۔

## زمین

ہالوں کو پنجاب بھر میں چھوٹے پیانہ پر کاشت کیا جاتا ہے۔ درمیانی قسم کی زرخیز زمین اس کی بجائی کے لیے موزوں سمجھی جاتی ہے۔

## زمین کی تیاری

زمین کو تین چار مرتبہ ہل و سہاگہ چلا کر باریک کر لینا چاہیے۔ زمین اونچی پیچی ہوتا اس کو ہموار کر لینا بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ پانی یکساں مقدار میں دیا جاسکے۔

## کھاد

باعوم اس فصل کو کھاد نہیں دی جاتی لیکن اگر آٹھ دس گڈے فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد کے اچھی طرح ملا دیئے جائیں تو زمین نرم رہتی ہے اور پودا آسانی سے نشوونما پاتا ہے۔

## بجائی کا طریقہ

ڈیڑھ، ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر لائنوں میں بذریعہ ڈرل اس کی بجائی کرنی چاہیے لیکن یہ احتیاط رہے کہ اس کا تجھ ایک انج سے زیادہ گہرانہ جائے ورنہ اگاؤ نہ ہوگا۔ بجائی کے وقت زمین میں وتر کافی مقدار میں ہونا چاہیے چھٹا سے بھی اس کی بجائی کی جاسکتی ہے لیکن اس طریقہ سے اگر بجائی کی جائے تو فصل کی گوڑی چھدرائی اور جڑی بوئیوں کی تلفی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

## گوڑی

اس فصل کی عام طور پر گوڑی نہیں کی جاتی لیکن اگر ایک دوبار گوڑی کر دی جائے تو بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے گوڑی کرنے سے فصل جڑی بوئیوں سے پاک صاف ہو جاتی ہے۔

## آب پاشی

اس فصل کو بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے  
لیکن اگر جن علاقوں میں بارش نہیں ہوتی یا کم ہوتی  
ہے وہاں اسے ایک دوپانی دے دیئے جائیں تو  
فصل بہت اچھی ہوتی ہے۔

## برداشت

یہ فصل مارچ، اپریل میں پک جاتی ہے اور اس کی  
کٹائی کر لی جاتی ہے۔

## پیداوار

سات، آٹھ من بیج فی ایکٹر پیدا ہوتا ہے۔

## فائدے

- ☆ داد اور بلغم کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
- ☆ بچکی میں بھی مفید ہوتی ہے۔ کھانسی اور دمہ میں بھی مفید ہوتی ہے۔

- ☆ اس کے پتے رائی جیسا ذائقہ رکھتے ہیں۔ اس لیے کچھ لوگ اس کے پتوں کی چننی بنانے کر کھاتے ہیں۔



**ALOE VERA - KANVAR GANDAL**

# کوارگندل

انگریزی نام Aloe

نباتاتی نام Aloe vera

تعارف

کوارگندل ایک عام پودا ہے جو پاکستان میں تقریباً  
ہر جگہ ملتا ہے۔ لوگ اس کو گھروں میں گملوں میں  
زیبائش کے لیے لگاتے ہیں اس کا تناہی میں ہوتا بلکہ  
تناہما پتے ہوتے ہیں جو گودے سے بھرے ہوئے  
ہوتے ہیں ان لمبے مخروطی پتوں کے کناروں پر  
چھوٹے چھوٹے کائیے ہوتے ہیں یہ پتے اڑھائی  
سے پانچ فٹ تک لمبے ہوتے ہیں جو یہ زمین  
میں پھیلتی چلی جاتی ہیں جن سے کوارگندل کے نئے  
پودے پھوٹتے رہتے ہیں۔

## آب و ہوا

کوارگندل ہر قسم کی آب و ہوا اور موسم میں نشوونما پاسکتا ہے تا ہم معتدل آب و ہوا اس کے لیے بہتر ہے یہ صحرائی و نیم صحرائی علاقوں جہاں بارشیں کم ہوتی ہیں بھی آگ جاتا ہے کوارگندل کا پودا پانی کی بڑی مقدار اپنے پتوں میں ذخیرہ کر لیتا ہے جو پانی کی کمی یا عدم دستیابی کی صورت میں اس کے کام آتا ہے۔ یہ زیادہ دھوپ میں اچھی نشوونما پاتا ہے تا ہم کم دھوپ میں بھی زندہ رہ سکتا ہے۔

## زمین

کوارگندل کا پودا ہر قسم کی زمین میں ہو جاتا ہے تا ہم زرخیز زمین جس کا پانی کا اخراج اچھا ہو اس کے لیے بہتر ہے کلراٹھی یا سیم زدہ زمین میں کاشت نہیں کرنا چاہیے۔

## طریقہ کاشت

### ☆ بذریعہ جڑ

کوارگندل کے پودوں کی جڑوں سے نئے پودے نکلتے رہتے ہیں جب یہ پودے ایک سے دو انج لمبے ہو جائیں تو ان کا اصل پودے سے الگ کر کے علیحدہ کسی گملے میں لگالیں جہاں دو سے تین ہفتوں میں ان کی جریں نکل آئیں گی اور یہ پودے بڑھنا شروع ہو جائیں گے۔

### ☆ بذریعہ چج

موسم سرما کے آخر یا موسم بہار کی ابتداء میں کنوارگندل کے پودے کے درمیان سے ایک پتلی شاخ نکلتی ہے جس پر پھول لگتے ہیں جب ان پھولوں سے چج بن جائیں تو موسم بہار میں ان بیجوں کو ریت سے بھرے ہوئے ٹرے میں لگا دیں اور ریت کو نم رکھیں جس سے چج آئیں گے

پودوں کو دھوپ میں رکھیں تاکہ ان کو مناسب حرارت اور روشنی ملتی رہے جب پودے ایک سے دو اچھے بڑے ہو جائے تو ان کو ایک فٹ کے فاصلے پر اچھی طرح تیار زمین میں لگا دیں۔

### آپاشی

گرمی کے موسم میں جب بھی زمین خشک ہو جائے پانی دیں۔ لیکن ستمبر سے مارچ تک اس کو پانی کی کم ہی ضرورت ہوتی ہے۔ کنوار گندل کو پانی دینے کے معاملہ میں بہت احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ پانی کی زیادتی اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے اگر پودے گملے میں لگے ہوں تو نکاس کے لئے بننے سوراخوں کو بند نہ ہونے دیں سوراخ بند ہونے کی صورت میں نبھی کی زیادتی کی صورت میں پودے کو نقصان پہنچ سکتا ہے الہذا اگر سوراخ بند ہو جائیں تو ان کو فوراً کھول دینا چاہیے۔

## برداشت

کنوار گندل کا پودا چار سال کے عرصہ میں پختگی کی  
عمر کو پہنچ جاتا ہے اور اس سے پتے کاٹے جاسکتے  
ہیں۔

## کیمیائی خواص

کنوار گندل کا فعال جزو گلائیکوسائید رکا مجموعہ ہوتا  
ہے جسے ایلوائیں (Aloin) کہتے ہیں۔ اس کے  
علاوہ اس میں بہت سے حیاتیں مثلاً بیٹا کروٹین  
فولک ایسٹ، وٹا من سی، وٹا من بی، بی 2  
، بی 3، بی 6 اور وٹا من ای پائے جاتے ہیں جو اس  
کی معجزانہ تاثیر کی وجہ ہیں اس پودے کے گودے  
میں درجنوں معدنی اجزاء (کمیشیم، کاپر، آئر، پوتا  
شیم، سوڈیم وغیرہ) اماں بنو ایسٹز

(لائیسن، ولیمین، لیوسین، سیرین، سنتسین وغیرہ)  
(شکریات (گلوکوز، سیلولوز، گیلکٹوز، میتوس) اور  
خامرے (اکسیٹر یز و امی لوز، لائی پیز وغیرہ)  
پائے جاتے ہیں۔

### فوائد

☆ کوارگندل جراثیم کش خصوصیات کی وجہ سے  
کاسمیٹک، صابن اور لوشن وغیرہ کی تیاری میں  
استعمال ہوتا ہے۔

☆ کوارگندل کا استعمال غذا کو جزو بدن بنانے والے  
نظام کی اصلاح اور بحالی میں مدد دیتا ہے۔

☆ یہ زخموں کے اندرولی، کیڑوں کے کائے اور  
نباتاتی زہروں سے محفوظ رکھنے میں مفید ہے۔

☆ کوارگندل جگر کو تحریک دیتا ہے اور یقان جگروتی

کے بڑھ جانے کی حالت میں بھی موثر ہے۔

☆ کوار گندل کھانسی، نزلہ اور زکام وغیرہ میں بہت مفید ہے۔

☆ کمر درد اور جوڑوں کے درد کا شافی علاج ہے۔

☆ قبض کشا اور مقوی معدہ ہے۔

☆ کوار گندل میں پیٹ کے کیڑے مارنے کی تاثیر پائی جاتی ہے۔

☆ کوار گندل جلد کے بہت سے امراض مثلاً چنبل، ایگزیما، سر کی خشکی، جلد کا پھٹنا، داغ دھبے وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

☆ کوار گندل کا استعمال مسوڑھوں، حلق کے عوارض، قولنج، بواسیر، ذیا بیس، گردے اور مثانے کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔



**SWEET BASIL - NIAZBOW**

# نیاز بو

انگریزی نام Sweet Basil  
نام Ocimum basilicum  
باتاتی نام  
تعارف

نیاز بو کا تعلق پودینہ خاندان سے ہے۔ یہ پودا عام طور پر باغات میں کاشت کیا جاتا ہے۔ نیاز بو درمیانی جامت کی ایک تیز خوشبو والی جڑی بوٹی ہے۔

آب و ہوا

یہ پودا پنجاب کے تقریباً تمام علاقوں میں کامیابی کے ساتھ کاشت کیا جاسکتا ہے تاہم آب پاش علاقوں میں با آسانی اگایا جاسکتا ہے۔

## زمین

اس کو میرا اور زرخیز زمین میں کامیابی کے ساتھ  
کاشت کیا جاسکتا ہے سیم زدہ اور تھور زمین اس کی  
کاشت کے لیے ناموزوں ہے۔

## وقت کاشت

نیاز بوموسیم سرما میں فروری کے آخری ہفتہ اور  
گرمیوں میں اپریل مئی میں کاشت کی جاسکتی  
ہے۔

## زمین کی تیاری

تین سے چار مرتبہ ہل اور سہا گہ چلا کر زمین کو اچھی  
طرح باریک کر لیا جائے۔ اگر ڈھیلے وغیرہ ہوں تو  
ان کو توڑ دیا جائے۔ زمین کو اچھی طرح ہموار کر لیا  
جائے۔

## کھاد

اچھی فصل لینے کے لیے چودہ تا پندرہ گذے فی  
ایکڑ گوبر کی کھاد جو کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو  
استعمال کریں اگر خوراکی اجزاء کی کمی محسوس ہو تو  
مناسب مقدار میں یوریا کھاد ڈال دینی چاہیے۔

## شرح بیج

تین کلو بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## طریقہ کاشت

نیاز بوکی فصل مندرجہ ذیل طریقوں سے کاشت  
کی جاسکتی ہے۔

☆ ڈیڑھ تا دو فٹ چوڑی کھیلیاں بنا کر ان کے سر پر  
لکڑی سے لکیر لگا کر اس میں بیج ڈال دیا جائے یا  
کھیلیوں پر ایک فٹ کے فاصلے پر چٹکیاں لگا کر  
کاشت کریں۔

☆ دو سے تین فٹ کے فاصلے پر لائیں لگا کر کاشت کریں۔

☆ اس کی پنیری اگائیں اور جب پودے اگنے کے بعد اپنے آپ کو سنبھالنے کے قابل ہو جائیں تو ان کو کھیت میں منتقل کر دیں۔

آب پاشی  
نیاز بوجو تو تین تا چار دفعہ پانی لگانے کی ضرورت ہوتی ہے پہلا پانی بوائی کے بعد۔ اس کے بعد پندرہ دنوں کے وقفہ سے پانی دیں۔

گوڈی  
جزی بوئیوں کی تلفی کے لیے دو تین گوڈیاں ضروری ہیں۔

## فوائد

☆ نیازبو کے پودے میں سے اہم تریں نکالا جاتا ہے جو بہت سی ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ پتوں کے رس کو شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کریں تو گلے کی بلغم اور خراش کو آرام دیتا ہے۔

☆ اس کے پھول بدن کو چست رکھنے، جلد کو سکون اور پیشاب کو تیز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

☆ کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہنے کے لیے اس کے پتوں کو گھر میں کسی جگہ رکھ دیں۔ ☆ اس کی جڑیں پھوڑے پھنسیوں کے لیے کافی مفید ہوتی ہیں۔

☆ نیازبو کے بیج ہیضہ، چیچک اور جریان کے لیے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔



**LIQUORICE - MALATHE**



# ملبوٹھی

Liquorice

انگریزی نام

Glycrrhiza glabra

باتاتی نام

## تعارف

ملبوٹھی کثیر سالہ جھاڑی نما بوٹی ہے جو ایک تا دو میٹر اونچی ہوتی ہے اس کی جڑیں زمین کے نیچے 5 تا 6 فٹ گہرائی تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ جڑیں 3 تا 4 سال کے بعد کھود کر زکالی جاتی ہیں۔ ملبوٹھی پاکستان میں سرحد، سندھ اور پنجاب میں کاشت کی جاتی ہے۔ جبکہ بلوچستان اور شامی علاقہ جات میں خود رو ہوتی ہے

آب و ہوا

ملٹھی کے پودے کے لیے گرم مرطوب آب و ہوا ضروری ہے اور ان علاقوں میں جہاں گرمیوں اور سردیوں دونوں موسموں میں خوب بارش ہوتی ہے کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے۔

زمین کا انتخاب

ملٹھی کیلئے ہلکی میرا اور ریتلی زمین درکار ہوتی ہے۔ دریاؤں کے کنارے اور ریت کے ٹیلوں پر خوب نشوونما پاتی ہے، ملٹھی کو سیم زدہ اور کفر اٹھی زمینوں میں بھی اگایا جاسکتا ہے۔

زمین کی تیاری

ملٹھی کی کاشت کے لیے زمین کو تین تا چار دفعہ ہل چلا کر اور دو ہر اسہا گہ دے کر اچھی طرح تیار کرنا چاہیے بوائی کے وقت زمین میں اچھا وتر ہونا چاہئے ورنہ اگاومتا شر ہو گا۔

## شرح بیج

ملٹھی کی کاشت کے لیے جڑوں کو بطور بیج استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک ایکڑ کیلئے 20 تا 30 ہزار جڑیں درکار ہوتی ہیں۔

## وقت کاشت

میدانی علاقوں میں ستمبر اکتوبر اور پہاڑی علاقوں میں فروری، مارچ کے مہینے اس کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔

## طریقہ کاشت

ملٹھی کی جڑوں کو 6 انج کے چھوٹے چھوٹے نکڑوں میں کاٹ کر 4 فٹ کے فاصلے پر بنائی گئی ڈنڈوں پر 4 انج گہرا کاشت کیا جاتا ہے۔ پودے سے پودے کا فاصلہ ڈبڑھفت رکھا جاتا ہے۔

## آب پاشی

کاشت کے بعد دس سے پندرہ دن کے وقفہ سے پانی  
دینا چاہیے۔ پانی کی کمی سے فصل کی نشوونما پر بہت بُرا  
اثر پڑتا ہے۔

## گوڑی اور جڑی بوئیوں کی تلفی

فصل کا آگاہ و مکمل ہونے کے بعد گوڑی کرنی چاہیے تاکہ  
زمین نرم ہو جائے اور جڑی بوئیاں بھی تلف ہو جائیں۔

## کھاد

فصل کاشت کرنے سے پہلے کھیت میں 10 تا 15 گلے  
گلے فی ایکڑ گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈال دیئے  
جائیں۔ بجائی کے وقت ایک پوری یوریا فی ایکڑ  
کے حساب سے ناٹروجن کھاد ڈالی جائے۔

## برداشت

فصل کاشت کے تین چار سال کے بعد برداشت کے لیے تیار ہوتی ہے۔ اس کو موسم خزان میں برداشت کیا جاتا ہے۔ زمین کو دو سے تین فٹ گہرا کھوکھرا س کی جڑیں بڑی احتیاط سے نکالی جائیں کیونکہ بہت نرم اور لچک دار ہوتی ہیں۔ جڑوں کو زمین سے نکال کر چھوٹے چھوٹے مکروں میں کاٹ لیا جائے۔

## پیداوار

اگر فصل کی اچھی نگہداشت کی جائے تو تین سے چار سال بعد ایک ایکٹ سے چار سے پانچ ٹن جڑیں حاصل ہو جاتی ہیں۔

## خاص

ملٹھی کی جڑوں میں 5.5 فیصد پروٹین، 0.8

فیصد چکنائی، 39.2 فیصد نستاتستہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فاسفورس، کیلشیم، پوتاشیم، سوڈیم اور لوہا بھی خاصی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

### فوائد و استعمال

- ☆ ملٹھی یرقان کے لیے مفید ہے۔
- ☆ دمہ، کھانسی، پرانا بخار اور بواسیر کے لیے فائدہ مند ہے۔
- ☆ ٹی بی، گرده و پتہ کی پتھری کا بہترین علاج ہے۔
- ☆ ملٹھی کو معدہ کے السر کے علاج کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم مسلسل اور وقفہ کے بغیر استعمال مناسب نہیں، جمل اور امراض قلب کے دوران استعمال منوع ہے۔





# ہلدی

انگریزی نام  
Curcuma longa  
باتاتی نام

## تعارف

ہلدی کا پودا 60 سے 90 سینٹی میٹر اونچا ہوتا ہے  
اس کا تنا چھوٹا اور اس سے بہت سی شاخیں نکلتی ہیں  
اس کی زیر زمین گانٹھیں ہوتی ہیں جس میں ہلدی  
ہوتی ہے۔

## زمین

ہلدی کے لیے ہلکی میرا، زرخیز اور اچھے نکاس والی  
موزوں ہے۔

## وقت کاشت

اپریل مئی کا مہینہ کاشت کے لیے موزوں ہے۔

## زمین کی تیاری

تین چار دفعہ ہل اور سہا گہ چلا کر زمین کو نرم بھر بھرا کر لیا  
جائے۔ زمین کو ہموار کرنا نہایت ضروری ہے۔

## شرح بیج

15 ۱۲ من بیج ایک ایک کے لیے کافی ہوتا

ہے۔

## طریقہ کاشت

ہلدی کی تند رست گانٹھوں کو 2 فٹ چوڑی پڑھیوں  
پر ایک فٹ کے فاصلے پر تین اچھے گہرا بودیں اور  
فوراً پانی لگادیں یہ خیال رکھیں کہ پانی پڑھیوں پر نہ  
چڑھے ورنہ اگاومتا شر ہو گا۔

## کھاد

اچھی پیداوار حاصل کرنے کیلئے 40 ۳۰ ۱۵  
گلڈے فی ایکڑ کو بر کی گلی سڑی کھاد ڈالنی چاہیے۔

## آپباشی

پہلا پانی کاشت کے فوراً بعد لگا دیں۔ پھر گرمیوں  
میں ہفتہ بعد اور سردیوں میں پندرہ دنوں بعد  
آپباشی کرنی چاہیے۔

## گوڑی

اچھی فصل کے لئے تین چار بار گوڑی ضروری  
ہے۔

## برداشت

ہلدی کی برداشت دسمبر میں کی جاتی ہے جب  
کورے سے اس کے پتے سوکھنے شروع ہو جائیں  
اس وقت زمین کھوکھو کر اس کی گانٹھیں نکالی جاتی  
ہیں۔ ہلدی کی گانٹھیں دو تین دن تک خشک کر کے  
ابالی جائیں اور پھر ان کو دھوپ میں تین چار دن  
تک سکھا لیا جائے۔

پیداوار

ایک ایکڑ سے تقریباً 100 من ہلدی کی گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس سے تقریباً 30 من ہلدی حاصل ہوتی ہے۔

خاص

ہلدی میں 13.1 فیصد پانی، 6.3 فیصد پروٹین، 1.5 فیصد چکنائی، 49.4 فیصد کاربوہائیڈ، 2.6 فیصد ریشہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ معدنی اور حیاتی اجزاء میں کیلشیم فاسفورس، آئرزن، کیروٹین تھیاں میں اور نایا سین شامل ہیں۔

طبعی فوائد و استعمال

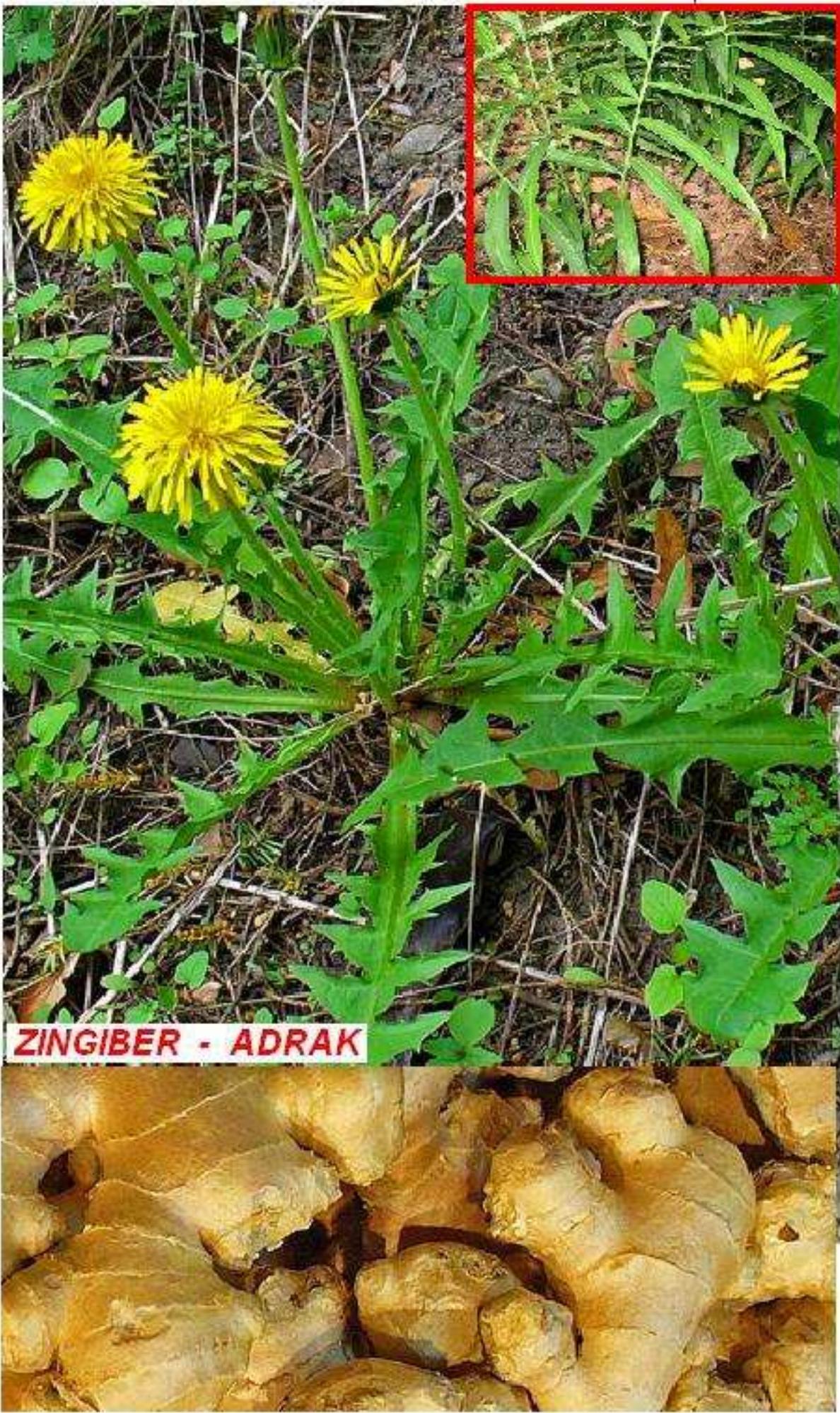
☆ ہلدی غذا کو جزو بدن بنانے والے نظام کی اصلاح اور بحالی میں موثر ہے۔

☆ ہلدی پر انے اسہال، آن توں کے مضر جرا شیم کو ہلاک کرنے اور معدہ میں گیس بننے کے عمل کو روکنے کے لیے مفید ہے۔ ☆ ہلدی میں آئرن کی کافی مقدار پائی جاتی ہے اس طرح اس کا استعمال خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔

☆ ہلدی بلغمی دمہ کا موثر علاج ہے۔ ہلدی کھانسی، گلے کی خراش اور نزلہ زکام کے لیے مفید ہے۔ موج آنے کی صورت میں اس کا بیرونی استعمال مفید ہے۔

☆ پھوڑوں پر ہلدی کالیپ کرنے سے وہ جلدی پک کر پھٹ جاتے ہیں اور فوری ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

☆ ہلدی بہت سے جلدی امراض مثلاً داد، چنبل، خارش کے لئے مفید ہے۔ ☆ ہلدی کھانے کو خوش رنگ اور مزیدار بناتی ہے۔



**ZINGIBER - ADRAK**

# ادرک

انگریزی نام Zingiber

ناماتی نام officinale:

تعارف

ادرک کا پودا ایک فٹ سے ڈھائی فٹ تک لمبا ہوتا ہے اس کا قابل استعمال حصہ جڑ ہے جو کہ آلو، ادرک، شکر قندی اور ہلکی کی طرح زمین میں پیدا ہوتی ہے جڑ کے ٹکڑے ناہموار چیپے اور شاخ دار ہوتے ہیں۔ لمبائی دو انج سے چار انج اور چوڑائی نصف انج سے تین انج تک ہوتی ہے۔ تازہ ادرک کارنگ زردی مائل اور خشک کا سفیدی مائل ہوتا ہے۔

## آب و ہوا

ادرک کا پودا سایہ اور نمی کو پسند کرتا ہے۔ یہ آپا ش  
علاقوں میں کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے اس  
کے علاوہ ان علاقوں میں جہاں بارش کافی مقدار  
میں ہو وہاں بھی کاشت کی جاسکتی ہے۔

## زمین کا انتخاب

زرخیز بھر بھری، ہوا دار اور پانی کے اچھے نکاس والی  
زمین اس کی کاشت کے لیے موزوں خیال کی جاتی  
ہے۔ کلراٹھی، شور زدہ اور سیم زدہ زمین اس کی  
کاشت کے لیے ناموزوں ہے۔

## زمین کی تیاری

دو تین دفعہ گہرا بیل چلا بیل کر زمین کو فرم کر لیا جائے  
اور پھر زمین کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ پندرہ بیس دن  
کے بعد روئی کر کے دو تین دفعہ بیل اور سہا گہرے چلا کر

زمین کو اچھی طرح بھر بھرا کر لیا جائے۔ ڈھیلے  
وغیرہ ختم کر دیئے جائیں زمین سے گھاس، ڈنڈل  
روٹے فصلوں کے مٹھوں وغیرہ چن کر باہر نکال  
دیں۔ زمین کو اچھی طرح ہموار کر لیا جائے۔

### وقت کاشت

میدانی علاقوں میں ادک فروری مارچ اور پہاڑی  
علاقوں میں مئی کے آخر تک کاشت کی جاسکتی ہے۔  
تا ہم گرم اور خشک لو چلنے سے پہلئے ادک کاشت  
کر لئی چاہئے۔

### طریقہ کاشت

ادک مندرجہ ذیل طریقوں سے کاشت کی  
جاسکتی ہے۔

☆ زمین تیار کرنے کے بعد کیاریاں بنالیں۔ ان  
کیاریوں میں ایک فٹ کے فاصلے پر قطاروں میں

گھیاں چھانچ کے فاصلہ پر دو انج گہری دبادیں  
اور فوراً آپاشی کر دیں۔ اگر پتے وغیرہ ڈال کر  
ان گھیوں کو ڈھانپ دیا جائے تو رو سیدگی اچھی  
ہوتی ہے۔

☆ زمین تیار کرنے کے بعد ڈیڑھ تا دوفٹ چوڑی  
پڑیاں بنالیں۔ ان پر چھانچ کے فاصلے پر دو انج  
گہری تیج والی گھیاں دبادیں اور فوراً آپاشی کر دیں  
پتوں سے ڈھانپ دینے سے اگاہ اچھا ہوتا ہے۔

### شرح تیج

ایک ایکڑ کے لیے دس تا پندرہ من گھیاں کافی ہوتی  
ہیں بشرطیکہ ہر گھٹی میں دو تین آنکھیں ہوں۔

### برداشت

عام طور پر فصل دسمبر جنوری میں پختہ ہو جاتی  
ہے۔ پختہ ہونے پر اس کے پتے زرد، تینے خشک

ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد گھٹیاں اکھاڑلی جائیں  
۔ گھٹیاں پانی سے دھو کر اور ہاتھوں سے مل کر مٹی  
غیلیحدہ کر کے صاف کر لیں۔ تھوڑی دیر دھوپ میں  
سکھا کر منڈی بھیج دیں۔

پیداوار

اچھی فصل سے 80 تا 100 من فی ایکڑ تازہ  
ادرک حاصل ہو سکتا ہے۔

کیمیائی خواص

تازہ ادرک میں 80.9 فیصد پانی، 2.3 فیصد  
پروٹین، 0.9 فیصد چکنائی، 12.3 فیصد کار  
بوہائیڈریٹ ہوتے ہیں اور حیاتیہنی اجزاء میں  
کیلیشیم، فاسفورس، آئرن، کیروٹین،  
تحایا  
میں، ہریوفلاوین اور وٹامن سی شامل ہیں۔

## فوائد و استعمال

- ☆ بدہضی، ریاح، قونخ، قے وغیرہ میں مفید ہے۔
- ☆ اورک کھانسی اور زکام کا عمدہ علاج ہے۔
- ☆ اورک دمہ، کالی کھانسی، پھیپھڑوں کی ٹیپی کے لیے مفید ہے۔
- ☆ اورک حافظہ کو بڑھاتی ہے دل، جگر، پھیپھڑوں کو طاقت دیتی ہے۔
- ☆ منہ کی بدبو ختم کر کے دانتوں اور مسوزھوں کو مضبوط کرتی ہے۔
- ☆ اورک میں ایک خوبصورتیل پایا جاتا ہے جو دل کے پھڑکنے کے مرض میں مفید ہے
- ☆ معدہ کی تیزابیت کو ختم کر کے کھٹے ڈکاروں کو بند کرتی ہے۔
- ☆ درد معدہ بچکی، قے کے لیے بھی مفید و موثر ہے۔

☆ خون کے سرخ ڈرات کی پیدائش میں مددیتی ہے، خون کو صاف اور زیادہ کرتی ہے اور خون کے ناکارہ ڈرات کو ختم کرتی ہے۔

☆ بہت سے جلدی امراض اور جوڑوں کے ناکارہ ڈرات کو ختم کرتی ہے۔

☆ باری کے بخار اور سردی سے ہونے والے بخاروں میں مفید ہے۔

☆ ادرک کو منہ میں رکھ کر چیانا اور اس کو جوشاندہ کے طور پر شہد میں ملا کر استعمال کرنا القوہ کے لیے مفید ہے۔

☆☆☆



## **HENNA - MEHNGE**



# مہندی

Henna

بنا تاتی نام

Lasonia

انگریزی نام

تعارف

مہندی ایک جھاڑی نما پودا ہے اس کے پتوں کا سفوف بنا کر پانی میں حل کیا جائے تو سرخی مائل رنگ دیتا ہے۔ اس کی سال میں ۳۴ بار کٹائی ہوتی ہے سر دیوں میں اس کی بڑھوتری رکی رہتی ہے۔ مارچ سے لے کر ستمبر تک یہ پودا خوب بڑھتا پھولتا ہے اس کی برآمد بھی ہوتی ہے افغانستان اور ایران میں اس کی کافی کھپت ہوتی ہے ایک اندازے کے مطابق ایک کٹائی سے 30 من تک سبز پتیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک آسان اور نقد

آور فصل ہے۔ ایک دفعہ لگانے سے کئی سال تک  
کثاثی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان بڑے  
زمینداروں کے لیے زیادہ سودمند ہے جو خود فصل  
کی نگرانی نہیں کر سکتے کیونکہ ایک دفعہ نرسری منتقل  
کرنے کے بعد گوڑی اور پانی کا بندوبست خاطر  
خواہ ہو جائے تو فصل 10-15 سال آسانی سے  
چل سکتی ہے۔

### طریقہ کاشت

اس پودے کی پہلی نرسری لگائی جاتی ہے۔ جب  
پودا منتقلی کے قابل ہو جائے تو اکیلا اکیلا پودا 2 فٹ  
کے فاصلے پر لگا دیا جاتا ہے۔ لائنوں میں کاشت  
کرنے سے پودوں کی تعداد فی ایکٹر برقرار رکھی  
جاسکتی ہے۔

## وقت کاشت

پنیری منتقل کرنے کا بہترین موسم مارچ ہے۔

## زمین کا انتخاب

اس کے لیے بھاری زمین مناسب ترین ہے وگرنہ  
درمیانی زمین سے کامیاب فصل حاصل کی جاسکتی  
ہے۔

## کھادوں کا استعمال

ہر کٹائی کے بعد ایک بوری ناٹروفاس اور دو بوری  
یوریا کافی رہتا ہے یوریا کو اگر 2-3 حصوں میں ہر  
پانی کے بعد ڈالا جائے تو بہتر نتائج حاصل ہوتے  
ہیں

## پانی

اس فصل کو پانی بروقت ملنا چاہیے کیونکہ پانی کی کمی  
اس کی بڑھوٹی پر بڑی طرح اثر انداز ہوتی ہے۔

اگر ایک دوپانی کم ملیں تو فصل کی پیتاں کم پھوٹتی ہیں ایک  
کٹائی حاصل کرنے کے لیے 4-5 پانی درکار  
ہوتے ہیں۔ اگر نہری پانی میسر نہ ہو تو ٹیوب ویل  
کا پانی کافی ہوتا ہے۔

### جزی بوٹیاں اور ان کی تلفی

یہ فصل چونکہ موسم سرما میں خفتگی کی حالت میں رہتی  
ہے اس لیے ربع میں جزی بوٹیوں کا چند اس مسئلہ  
نہیں ہوتا۔ البتہ مارچ کے موسم میں جب مہندی  
پھوٹنے لگتی ہے اس وقت ساتھ ہی ربع کی جزی  
بوٹیاں بھی نکلنی شروع ہوناتی ہیں عام طور پر کھبل  
اور مدهانا گھاس زیادہ ہوتا ہے اس کی تلفی پر ایک  
کٹائی حاصل کرنے کے لیے 4-5 گوڈیاں فکری  
چاہئیں۔

## برداشت

شاخیں کاٹ کر ہوپ میں ڈال دی جاتی ہیں خشک ہونے پر پیتاں جھاڑ کر بوریوں میں ڈال دی جاتی ہیں۔ اس دوران اگر بارش پڑ جائے تو پیوں کا رنگ کالا ہو جاتا ہے اور ان کی خصوصیت بھی برقرار نہیں رہتی، ہر تر یہ ہے کہ چھپر کے نیچے پیتاں ڈال دی جائیں تاکہ بارش وغیرہ سے محفوظ رہیں۔ بوریوں سے براہ راست پیتاں پیس کر استعمال کر لی جاتی ہیں اس کی تیاری کے لیے پیچیدہ طریقہ کار کی ضرورت نہیں۔

## استعمال و فوائد

عام طور پر خضاب کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔

☆ ہاتھ پاؤں کی جلد کو نرم رکھتی ہے اس لیے گھریلو عورتیں اسے پسند کرتی ہیں۔

☆ جلدی بیماریوں کے لیے دلیسی حکیم استعمال کرتے ہیں

- ☆ خارش، داد، چنبل کے نسخوں میں خصوصاً استعمال ہوتی ہے۔
- ☆ مہندی گرمی، لو اور تپش کے اثر کو زائل کرتی ہے۔



# بہتر کاشت کیلئے راہنمایا اصول

- 1 کاشت کے لیے منتخب کردہ پودے کا نباتاتی نام، انگریزی نام، خاندانی نام، مقامی زبانوں میں نام اور کیمیائی خواص کا معلوم ہونا اشد ضروری ہے۔
- 2 جو ادویاتی پودا کاشت کرنا مقصود ہواں کا تجویز نباتاتی طور پر تصدیق شدہ ہو، کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتا ہو، صاف سفرا ہو، تاکہ صحیح اور صحت مند پودے نشوونما پائیں۔ ملاوت سے پاک ہوتا کہ معیاری ادویات تیار کی جاسکیں۔
- 3 ادویاتی پودے الیسی زمین میں کاشت کریں جو ماحولیاتی گندگی اور مضر کیمیائی مادوں سے پاک ہو زرخیز اور اچھے نکاس والی ہو، ریتیلی سیم زدہ اور شور والی زمین ادویاتی پودوں کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ زمین نرم، بھر بھری اور ہموار

ہونی چاہئے۔

4 آپاشی نہایت احتیاط اور زیر کاشت پودے کی بڑھوتری کے اہم ادوار کو ملاحظہ کر کی جائے۔ آپاشی نہ تو اتنی زیادہ کی جائے کہ پودوں کی ضرورت سے بڑھ جائے اور نہ ہی بہت کم کہ پانی کی کمی کی وجہ سے فصل کو نقصان پہنچ جائے۔ آپاشی کے لیے جو پانی استعمال میں لا یا جائے وہ نمکیات اور زہریلے کیمیائی اجزاء سے پاک ہونا چاہئے۔

5 کھاد مقررہ مقدار میں، ادویاتی پودے کی ضروریات اور زمین کی زرخیزی کو ملاحظہ کر کر استعمال کی جائے تاکہ اس کا ضایع کم سے کم ہو۔ کیمیائی کھاد کی بجائے جانوروں کے گوبر اور درختوں کے پتوں سے تیار شدہ اچھی طرح گلی سڑی نامیاتی کھاد کا استعمال زیادہ فائدہ مند ہو گا۔

6 ادویاتی پودوں کو موزوں آب و ہوا میں بروقت کاشت کیا جائے۔

7 ادویاتی پودوں کی مناسب نشوونما کے لیے چھدرائی اور جڑی بوئیوں کی تلفی کے لیے نلائی بروقت کی جائے ان امور میں تاخیر پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

8 ادویاتی پودوں کی اہمیت اور استعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو بیماریوں اور ضرر رسان حشرات سے بچاؤ کے لیے زہریلی ادویات پر کم سے کم انحصار کریں ان کو اسی صورت میں استعمال کریں جب کوئی اور چارہ کار نہ ہو بہتر ہے کہ انسداد حشرات کے مربوط طریقہ پر عمل کریں۔

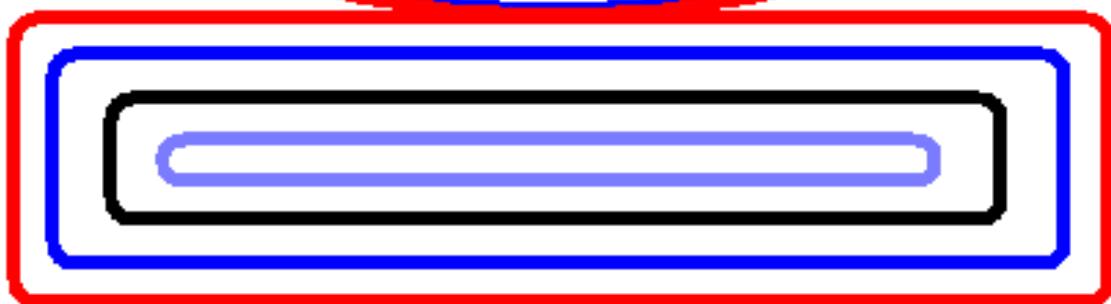
9 ادویاتی پودوں کی کٹائی یا برداشت بروقت کریں تاکہ ان کے ادویاتی خواص محفوظ رہیں اور طبی

افادیت برقرار رہے۔ کثائی صبح کے وقت کریں جب سورج نکل چکا ہو اور اوس خشک ہو چکی ہو تیز دھوپ اور زیادہ درجہ حرارت میں کثائی نہ کی جائے۔

10 کثائی کے بعد ادویاتی پودے فوراً ہی مختلف مرحلہ واراعمال کے لیے روانہ کر دیئے جائیں اگر کثائی کے بعد وہ زیادہ دیر ایسے ہی پڑے رہے تو ان کا رنگ خراب ہو جائے گا اور ان کی کوالٹی پر بھی اثر پڑے گا جس سے ان کی قیمت کم ملے گی۔



اللہ حافظ



# برائے ایصال ثواب

والدین ریاض مسعود

استاد محترم سید ناظر حسین زنجانی شاہ

استاد محترم حضرت اکاشر البرنی

استاد محترم علامہ محمد رفیق

دعا کا طالب • ریاض مسعود

[riazmasud2k@gmail.com](mailto:riazmasud2k@gmail.com)

Cell# 03334215416